سیدُ الاَقطاب

سرکار قطب المدار روحی فداہ کے مختصر حالات

از قلم
سید العلماء حضرت مولانا سید غلام سبطین رحؒ
آستانہ قطب المدار دار النور مکنپور شریف، ضلع: کانپور نگر (یو۔پی۔)

Downloaded By Madaarimedia.Com

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ

واٹسپ گروپ

دم مدار بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

اَلاَاِنَّ اَوْلِیاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

یااللہ　　　یارسول اللہ

ندائے وادیٔ فاران وحدت معبود

پیار غار حرا الا الہ الا اللہ

سید الاقطاب

سرکار قطب المدار روحی فداہ کے مختصر حالات

اور

سلسلہ پاک پر ایک نظر

از قلم

سید العلماء حضرت مولانا سید غلام سبطین رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ قطب المدار دار النور مکن پور شریف ضلع کانپور نگر یوپی

Downloaded By Madaarimedia.Com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب :سید الاقطاب

مصنف :سید العلماء حضرت مولانا سید غلام سبطینؒ

ناشر :پیرزادہ سید محمد ارغون میاں سبطینی مداری

سن اشاعت : 2019

تعداد : 1000

ہدیہ : 50/-

طباعت : المدار آفسیٹ، کانپور

ملنے کا پتہ

سید محمد ارغون میاں وسید منتہیٰ میاں جعفری

مولانا تقی اللہ مداری خانقاہِ عالیہ مداریہ مکنپور شریف

+919965759519,7275527157,6394297453

Downloaded By Madaarimedia.Com

☆

جو بیقرار چاہے کہ حاصل قرا رہو
جو بے وقار چاہے کہ حاصل وقار ہو
بے زر جو چاہتا ہو کہ وہ مال دار ہو
دل سے ہر اک کو چاہئے شہ پرنثار ہو
دارین کے سپرد ہوئے انتظام ہیں
خالق کے گھر کے آپ مدار المہام ہیں

Downloaded By Madaarimedia.Com

نگاہِ اولیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صلی اللہ علیہ النبی المختار: دم مدار بیڑا پار

برادرن ملت!

سید العلماء حضرت سید مولانا غلام سبطین رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب سید الاقطاب ۱۹۷۰ء میں اپنی حیات میں تیسری مرتبہ شائع کرائی تھی۔ تقریباً ۴۸ سال کے بعد یہ چوتھا ایڈیشن آپ کے پیش نظر ہے۔

میں اس کتاب کو اپنے بعض احباب وعزیز اور بزرگوں کی فرمائش پر شائع کرا رہا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد امین سبز گنبد کے مکیں کے طفیل وصدقے میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اس سے مسلمانوں کو نفع بخشے۔ میرے جملہ احباب واعزا کو دونوں جہاں میں سرخرو فرمائے آمین۔ ثم آمین یا رب العالمین۔

ناشر

پیرزادہ سید محمد ارغون میاں سبطینی مداری

آستانہ زندہ شاہ مدار مکنپور شریف

جنوری 2019

Downloaded By Madaarimedia.Com

رباعی

پیش کردہ

جناب علامہ حکیم سید ظہر الحق صاحب شہر حیدر آباد دکن

شاہ شاہان ست زندہ شاہ مدار
شاہ مایان ست زندہ شاہ مدار
قاسمِ نعماتِ عرفان علیؑ
نور یزدان است زندہ شاہ مدار

۲۴ ربیع الاوّل ۱۳۹۰ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمدللّٰہ الذی ھدیٰ والصلوۃ علی محمد ن المصطفےٰ
وعلی الہ المجتبی وعلی قطب ا لمدار سید شیخ الوریٰ

یہ چھوٹی سی کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے ایک ایسی ہستی کے متعلق لکھی گئی ہے، جن کی شخصیت مسلم الثبوت ہے پورے ہندوستان میں آپ کا فیض جاری ہے اور ملک کے گوشے گوشے میں آپ کے خلفاء موجود ہیں جن کے مزارات زیارت گاہ خاص وعام ہیں دنیا والے آپ کو مدار صاحب یا زندہ شاہ مدار یا زندہ ولی کہتے ہیں اور انہیں ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

نام نامی

آپ کا نانم مبارک سید بدیع الدین ہے لقب آپ کا زندہ شاہ مدار قطب رتبہ عالی قطب المدار ہے۔

نسب گرامی

آپ اپنے مقدس نسب کے اعتبار سے حسنی و حسینی سید ہیں۔ والد ماجد کی طرف سے آپ کا شجرۂ نسب حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور والدہ ماجدہ کی طرف سے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:۔

پدری نسب نامہ

حضرت زندہ شاہ مدار سید بدیع الدین آپ کے والد قاضی سید قدوۃ الدین سید علی حلبی آپ کے والد سید بہاء الدین اور آپ کے والد سید ظہیر الدین۔ آپ کے سید احمد آپ کے سید اسمٰعیل ثانی آپ کے سید محمد آپ کے سید اسمٰعیل آپ کے سیدنا امام جعفر صادق آپ کے سیدنا امام محمد باقر آپ کے سیدنا امام زین العابدین آپ کے سیدنا امام حسین شہید کربلا لخت جگر سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نور چشم سیدنا امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ ہیں۔

مادری نسب نامہ

آپ کی ماں کا نام ہاجرہ اور لقب فاطمہ ثانی ہے۔سرکار بدیع الدین آپ کی والدہ محترمہ بنت سید ابو صالح ابن سید ابو یوسف ابن سید زاہد ابن سید محمد ابن سید عابد ابن سید ابو صالح ابن سید ابو یوسف ابن سید ابو القاسم ابن سید عبداللہ محض ابن سید حسن مثنیٰ سید امام حسن رضی اللہ عنہ ابن مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اس طرح حسنی و حسینی ہے مرا زندہ مدار
بادشاہِ ہند شاہ ذی وقار

آپ کے نانا صاحب

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے نانائے محترم حضرت سید ابو صالح بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔اپنے وقت کے بڑے متقی عابد زاہد صالح و نیک اور صاحب فضل و کمال بزرگ تھے جس کے لئے آپ دعا فرمادیتے وہ کامیاب ہو جاتا۔نہایت نیک سیرت اور پارسا بزرگ گذرے ہیں۔ ہمیشہ عبادات الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔دن میں روزہ رکھتے تھے اور رات میں نوافل پڑھا کرتے تھے بڑے صاحب کرامت تھے۔

آپ کے والد ماجد

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے والد ماجد سید قدوۃ الدین علی حلبی اپنے وقت کے نہایت پرہیزگار عبادت گذار قائم اللیل اور صائم الدہر

خدا رسیدہ بزرگ تھے شہر حلب میں قاضی شرع کے منصب پر فائز تھے۔ علامہ حلبی کے لقب سے مشہور تھے۔ شرعی فیصلے قرآن پاک اور حدیث رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی روشنی میں فرمایا کرتے تھے۔ علم وعمل میں یگانۂ روزگار اور بڑی شخصیت کے مالک تھے آپ پر اللہ یک بے پایاں رحمتیں ہوں۔

آپ کی ولادت باسعادت

سرکار قطب المدار روحی فداہ عید کے دن ۲۴۲ھ میں بوقت فجر شہر حلب میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش بے شمار برکتوں کا پیش خیمہ بھی تھی پیدا ہونے کے بعد آپ نے اپنا سر مبارک جھکا دیا اور فرمایا:۔ اشھد ان لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ. مکان چہرۂ مبارک کے نور سے جگمگا اُٹھا۔ بلکہ حقیقت میں سارا شہر حلب روشن ہوگیا۔

برکت پیدائش

آپ کے مکان شریف میں ایک بہت بوڑھی بکری تھی۔ جس نے دودھ دینا بند کر دیا تھا۔ آپ کے قدموں کی برکت سے پھر وہ دودھ دینے لگی اس کے علاوہ اور بہت سے واقعات رونما ہوئے جو پرانی کتابوں میں موجود ہیں۔

بشارت بسلسلۂ ولادت

حضرت سید ادریس حلبی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک صاحب کشف وکرامات اور اہل بزرگ تھے فرماتے ہیں کہ سید بدیع الدین ذیجاہ کے پیدا ہونے کے

بعد سرکار دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ ائمہ اطہار اور اصحاب پاک رضی اللہ عنہم کی ارواح مقدسات نے سید علی حلبی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان شریف کو مشرف فرمایا آپ کو بشارت دی اور فرمایا:۔

هذا ولی الله . یہ اللہ کے ولی ہیں

نظم ولادت

ولیوں کا سردار پیدا ہوا ہے
فقیروں کا سالار پیدا ہوا ہے
دُرِ مدعا سے جو بھر دے گا دامن
وہ ابرِ گہر بار پیدا ہوا ہے
حلب ہوگیا جس کے پرتو سے روشن
وہ مہر پرانوار پیدا ہوا ہے
کرشموں سے طفلی کے دنیا نے جانا
یہ بچہ طرحدار پیدا ہوا ہے
جو قطب المدار ہوگا اک روز سالم
وہی جان ابرار پیدا ہوا ہے
سلام اللہ علیک یا بدیع الدین
سلام اللہ علیک یا امام الدین
سلام ا للہ علیک یا شمس الدین
سلام اللہ علیک یا ناصر الدین

زمانۂ رضاعت

سرکار قطب المدار کی والدہ مکرمہ سیدہ ہاجرہ فرماتی ہیں کہ میرا بیٹا بدیع الدین پیدا ہوا تو گھر میں برکت ہی برکت نظر آنے لگی۔آپ اپنی والدہ کے بہت پیارے تھے۔اس لئے آپ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ ہم اپنی آغوش سے آپ کو جدا کریں اور کسی دوسری انّا یا دائی کا دودھ پلوائیں۔روایت ہے کہ شہر کی ایک دایہ دودھ پلانے کی غرض سے حاضر ہوئی مگر آپ نے اس کے دودھ کو قبول نہیں فرمایا۔ناچار آپ کو اپنی والدہ کے پاس لے کر آئی۔آپ فوراً اپنی ماں کی گود میں پہونچ کر مسکرا دیے اور اپنی والدہ کا دودھ لطیف پینا شروع کر دیا والدہ مکرمہ نے انھیں پھر جدا نہ فرمایا۔ہندی مثل ہے:۔

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات

اللہ کا یہ مقدس ولی پرورش پاتا رہا اور اب اس لائق ہو گیا کہ بچوں کے ساتھ چلے پھرے عام طور سے جیسے بچے کھیلتے کودتے ہیں ایسا کچھ دیکھا جائے۔مگر آپ کو نہیں دیکھا گیا۔

بچپن

بچپن کا زمانہ بچوں کے کھیل کود کا ہوتا ہے عام طور سے اس عمر میں بچے کھیلتے رہتے ہیں مگر حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا بچپن دوسرے بچوں جیسا نہ تھا۔آپ کھیل کود کے دلدادہ تھے نہ اپنا عزیز وقت بچوں میں

ضائع فرماتے آپ اپنے بچپن کا حال بیان فرماتے ہیں کہ جب کبھی بچوں کے ساتھ میں کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میرے کانوں میں یہ آواز آتی اے بدیع الدین میری طرف آجاؤ میں آواز سنتا اور اِدھر اُدھر دیکھتا تو کوئی نظر نہ آتا بس میں اپنے گھر چلا آتا۔

تعلیم کی ابتدا

جب حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک چار سال کی ہوگئی تو والدین کو آپ کی تعلیم کا خیال پیدا ہوا۔ اس زمانہ میں سب سے زیادہ علم ووقار کے مالک حضرت علامہ حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تھے آپ کے والد بزرگوار کی نظر انتخاب انہیں پر پڑی۔ آپ کی تعلیم کے لئے انہیں کو مقرر فرمایا حضرت مولانا حذیفہ شامی نے بہ دل وجان منظور فرمایا استاد محترم نے آپ کو بسم اللہ الرحمٰن پڑھانے کے بعد الف وبے شروع کرایا تو آپ نے الف کی وہ معنی خیز تشریح بیان فرمائی کہ حضرت مولانا دنگ رہ گئے اور اس نتیجہ پر پہونچے کہ ایک دن یہ بچہ علامۂ دہر ہوگا۔ جس کی شہرت دنیائے اسلام میں ہوگی زمانہ پر فائق اور سب سے لائق ہوگا۔ آپ ہر روز مکتب جاتے تو راستے میں غیبی آواز سنتے کہنے والا کہتا۔

انت ولی اللّٰہ . آپ اللہ کے ولی ہیں۔

استاد محترم کا ارشاد گرامی

سیدی حضرت مولانا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اکثر خواب میں یہ دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ بچہ ولی اللہ ہے

اپنے زمانہ کا قطب المدار ہوگا۔

دین کی تبلیغ واشاعت اور یاد الٰہی ان کا پاک مشغلہ ہوگا ان حالات سے آگاہ ہوکر حضرت مولانا حذیفہ شامی آپ کو نہایت دلچسپی سے پڑھاتے اور آپ کا بہت لحاظ کرتے۔

چودہ سال کی عمر شریف میں آپ نے علم دین اور مختلف علوم ظاہری سے فراغت حاصل فرمائی اور بہت بڑے جلیل القدر صاحب علم ہوگئے۔

استاد کے بعد کوئی آپ کا مد مقابل نہیں تھا جس کو اتنا علم حاصل ہو۔تھوڑے سے وقت میں آپ کی اس قدر شہرت ہوگئی کہ لوگ دور دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے علماء کا مجمع رہا کرتا تھا علمی خدمات انجام دینے کے باوجود آپ کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف مائل تھا عبادت الٰہی سے بیحد انس تھا زیادہ وقت اللہ پاک کی یاد میں گذارتے۔جذبۂ عشق الٰہی نے آپ کو علم باطن کے حصول کی طرف کھینچا اور آپ کے دل میں روز بروز اس کے حصول کا شوق واشتیاق بڑھنے لگا۔

شرف زیارت

ایک مرتبہ رات کو حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ اپنے معمولات سے فارغ ہوکر بستر مبارک پر آرام فرما ہوئے تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے زیارت پاک سے مشرف ہوئے۔مشرفِ زیارت کے بعد فوراً اٹھ بیٹھے اور بآواز بلند زور زور سے درود شریف پڑھنے لگے۔

آپ کے والد محترم سید علی رحمۃ اللہ علیہ جاگ پڑے اور فرمایا بدیع

الدین کیا حال ہے آپ نے سرکار کائنات نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تشریف آوری کا حال بیان فرمادیا آپ نے فرمایا۔ اچھا بدیع الدین اب سو جاؤ۔ آپ لیٹ تو گئے۔ مگر نیند کہاں۔ اب دل بیقرار تھا۔ شوق حضوری موجزن تھا۔ رات کی پچھلی ساعتیں گذر گئیں صبح نمودار ہوئی۔ دوگانہ فجر ادا فرمایا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد والد محترم حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ سے زیارت حرمین شریفین کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی آپ مختصر ساز ادراہ لے کر حج بیت اللہ اور دربار رسالت کی حاضری کے لئے جس ذوق وشوق سے چلے ہیں اس کی کیفیت کیا بیان ہو اس کی کیفیت وہی جان سکتے ہیں جن کے دل میں عشق ومحبت کی جھلک ہوتی ہے۔ رموز عاشقاں عاشق بداند۔

سفرحج

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے دل میں سرکار دوعالم نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی محبت بہت زیادہ تھی آپ کو جب والدین سے اجازت ملی گئی تو پاپیادہ آپ روانہ ہو گئے۔ نماز کا وقت آ گیا تو راستہ میں ایک جگہ نماز پڑھنے کے بعد مراقبہ فرمایا۔ ایک آواز آئی کہ تمہاری دلی آرزوؤں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا اٹھو اور کوشش کرو۔ آپ یہ آواز سن کر فوراً کھڑے ہو گئے اور چل دیے منزلیں طے فرماتے ہوئے حرم پاک مکہ مکرمہ جا پہونچے ارکان حج نہایت خلوص ومحبت سے ادا فرمائے جب اس سے فارغ ہوئے تو جس قدر بھی وقت آپ کو ملتا تھا وہ کعبہ شریف ہی کے سامنے گذارتے۔ ایک دن آپ عبارت میں مشغول تھے اسی درمیان آواز

آئی کہ اٹھواور اپنے جد امجد کی زیارت کے لئے مدینہ شریف جاؤ یہ آواز سن کر آپ نے طواف وداع فرمایا۔

کعبۃ اللہ سے رخصت ہوکر آپ جانب مدینہ دیار حبیب رب العالمین سید الاولین والآخرین آقائے کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانۂ نور کی طرف روانہ ہوگئے جیسے جیسے راستہ طے ہوتا جاتا تھا۔ شوق حضوری بڑھتا جاتا تھا آخر وہ مبارک ساعت آئی کہ آپ نے دور سے گنبد پاک دیکھا تو تکانِ سفر جاتا رہا۔

آتے آتے سلطان دو جہاں باعث ایں وآں احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا دربار پاک آگیا انتہائی ادب واحترام سے آپ نے دربار عالی میں حاضری دی۔

دینے والے نے کیا دیا کتنا دیا اس کو کون بتائے

آنے والا اپنا ہے اور دینے والا ''رحمت کل'' ہمہ تن کرم ہے۔ یہ تو غیروں کو اتنا دیتے ہیں کہ تمام عمر حاجت سوال نہ ہو۔ مختصر یہ کہ سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ کو دارین کی نعمتیں عطا فرمائی گئیں۔ رحمت اللعالمین نے آپ کو مدار العالمین بنادیا۔ قاسم نعماتِ الٰہی نے آپ کو قاسم نعمات عرفان بنادیا۔

پہلی حضوری

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ حاضر دربار ہوکر نہایت ادب سے ایک طرف گردن مبارک جھکا کر درود شریف پڑھنے لگے۔ ایک عرصہ تک اسی حالت میں رہے ہر روز حاضر دربار ہوتے ایک روز آپ اسی حالت میں

تھے۔کہ حضوری ہوگئی۔

سرکاردوعالم نے کمال مہربانی اور شفقت سے حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے دست کرم میں لے کر قریب تر فرمایا اور اپنے سینہ مبارک سے آپ کے سینۂ مبارک کو مس فرمایا۔اس طرح آپ کے سینۂ اطہر کو فیض کا گنجینہ بنادیا۔اور خصوصی بیعت سے نوازا۔

نسبت اویسی

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو براہ راست سرکار مدینہ علیہ السلام سے بیعت کا شرف حاصل ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا اپنا دست کرم بڑھا کر آپ کا ہاتھ پکڑ لینا اسی کو اویسیہ طریقہ کو بیعت کہتے ہیں سرکاردوعالم نے بہ نفس نفیس اپنی خاص نسبت سے آپ کے قلب مبارک کو منور فرمایا۔ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مولائے کائنات حضرت علی شیر خدا کے سپرد فرمایا۔مولا علی نے تھوڑے عرصے میں آپ کی ذات کو کمال وجمال کا جامع بنادیا۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

فرمان نبی

ایک روز جو حضوری ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بدیع الدین تم ہندوستان جاؤ اور وہاں جا کر مخلوقِ خدا کی ہدایت میں کوشش کرو۔اس ارشاد عالی کے پاتے ہی آپ سفر ہندوستان کے لئے تیار ہو گئے۔

جہاز پر اعلائے کلمۃ الحق

سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ ہندوستان کے سفر کے لئے جہاز پر سوار ہوئے جب جہاز چلنے لگا اور ساحل سے فاصلہ ہوگیا تو آپ نے بیٹھنے والوں کو اپنی طرف مخاطب فرمایا اور فضائل نبوی اور تعلیم اسلام پر نہایت اچھا بیان فرمایا۔ بزرگوں کا تو قاعدہ ہی یہ ہوتا ہے کہ جس محفل میں یہ ہوتے ہیں۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کئے بغیر نہیں رہتے۔ یہ حضرات تو اس محفل کو محفل ہی نہیں کہتے جس میں سرکار ابد قرار کا ذکر نہ ہو۔ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے اس کے ذکر کرنے سے کفار برہم ہوئے اور نازیبا کہا۔

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو دلی صدمہ ہوا۔ اولیاء اللہ کی دلی تکلیف سے اللہ تعالیٰ کے جلال کا ظہور ہوا کرتا ہے فوراً جہاز تباہی میں آکر غرق ہوگیا۔ کچھ آدمی تختوں پر جا رہے تھے آخر موج دریا نے ان کا بھی خاتمہ کر دیا۔ سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ بھی ایک تختہ کے سہارے کنارے پر پہونچے۔

غیبی مدد

کنارے لگنے کے بعد کچھ دیر آرام فرمایا اس کے بعد ایک طرف چل دئے۔ تھوڑی دور تشریف لے گئے ہوں گے کہ اتنے میں دو نورانی شکل کے بزرگ حاضر ہوئے اور فرمایا میرے ساتھ چلئے۔ آپ ساتھ ہولئے وہ قریب کے پہاڑ کی طرف کے چلے تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد آپ نے ایک نہایت عالی شان مکان دیکھا جو ایک سرسبز باغ کے اندر بنا ہوا ہے

آپ جب اس باغ کے پاس پہونچے تو دیکھا پھاٹک پر ایک بزرگ صورت دربان کھڑا ہے فوراً آپ کو سلام کیا اور بولے آؤ سید بدیع الدین بہت دیر سے آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔

آپ نے فرمایا میرا نام آپ نے کیسے جانا عرض کیا آپ کے نام سے تمام عالم واقف ہے آسمان وزمین والے سب ہی جانتے ہیں۔

اس گفتگو کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے یکے بعد دیگرے آپ نے سات دروازے طے فرمائے ہر دروازے پر نگہبان ملے اور اسلام پیش کرتے رہے جب آپ اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت تخت بچھا ہے اس پر ایک نورانی شکل کے نہایت حسین بزرگ رونق افروز ہیں جن کے چہرۂ مبارک کے نور سے سارا مکان جگمگا رہا ہے آپ نے سلام عرض کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور اپنا ہاتھ بڑھا کر آپ کا ہاتھ پکڑا اور نہایت شفقت و محبت سے اپنے پہلو میں بالکل قریب بٹھا لیا۔ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ تخت پر بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں ایک صاحب ایک خوان پوش طشت میں عمدہ نفیس کھانا اور ایک صراحی میں پانی لیے ہوئے موجود تھے اور سامنے تخت پر رکھ کر چل دیے۔ پھر دوبارہ آئے تو ایک لباس ہاتھ میں تھا۔

تخت نشین بزرگ نے فرمایا بدیع الدین کھانا کھالو اتنا کہنے کے بعد خود ہی اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا بنا کر کھلانا شروع کیا کل نو لقمے کھلائے جس سے آپ آسودہ ہو گئے پھر پانی پلایا ان نو لقموں کا اثر یہ ہوا کہ عرش الٰہی سے تحت الثریٰ تک کے تمام حالات آپ کے سامنے آ گئے۔

تمام چھپی ہوئی چیزیں ظاہر وآشکارا ہوگئیں اس کے بعد لباس پہنایا۔لباس پہنتے ہی آپ پر انوار وتجلیات کی بارش ہونے لگی یہی لباس پوری زندگی آپکے زیب تن رہا نہ میلا ہوا اور نہ پھٹا اور اتنا کھانا آئندہ زندگی کے لئے بس ہوگیا۔

فائدہ

لے جانے والے دونوں بزرگ ابدال اور جانے والے سرکار قطب المدار کھانا کھانے والے اور لباس بہشتی عطا فرمانے والے سرکار ابد قرار حضور نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔اس واقعہ کے بعد نہ وہ باغ نظر آیا نہ وہ سامان۔آخر آپ نے نماز شکر ادا نہ کر کے آگے بڑھے اور ایک پہاڑ پر پہونچ کر دعائے بشمخ کا ورد فرمانے لگے وہاں غیب سے ایک تخت بالائے ہوا نمودار ہوا آواز آئی بدیع الدین اس پر بیٹھ جاؤ آپ تخت پر سوار ہوکر بندر کھمبا چ پہونچے وہاں سے تبلیغ فرماتے ہوئے صوبہ گجرات تشریف لائے درسِ توحید ورسالت شریعت وتصوف دیتے رہے آپ کی تعلیمات یہ ہیں۔

توحید کی تعلیم

اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے اور اس کے صفات بھی قدیم ہیں وہ بے نیاز ہے کسی سے کوئی حاجت نہیں رکھتا اور نہ کسی کی اس کو ضرورت ہے ہر عیب ونقصقان سے پاک ہے اپنے کاموں میں با اختیار فنا وبقا کا مالک اور ساری کائنات کا خالق ہے سب کا رزاق ہے سب کو روزی دیتا ہے نفع ونقصان اس

کے حکم سے ظاہر ہوتا ہے وہ بے مثل ہے نہ اس کی کوئی صورت ہے اور نہ کسی شکل میں ظاہر ہوتا ہے نہ کسی مکان وجگہ میں سماتا ہے اس کا حکم سب پر جاری ہے سب کا حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں اس کا وجود ضروری اور عدم محال ہے وہ عظمت وجلال والا ہے وہ نہ گھٹتا ہے اور نہ بڑھتا ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا عزت وذلت وہی عطا فرماتا ہے۔ وہ سلطان السلاطین اوراحکم الحاکمین ہے بلندی وپستی نے اسی سے صورت ہستی پائی آفتاب وماہتاب چاندوسورج کی پیشانیاں اسی کے سجدے سے داغدار ہیں اسی کی بندگی کرواسی کو پوجواسی کے سامنے سر جھکاؤ اسی کے ہوکر رہو جو بندہ اللہ کا ہو جاتا ہے ساری دنیا اس کی ہوجاتی ہے قرآن پاک اللہ کا کلام مقدس ہے جو وحی کے ذریعے میرے جدامجد رسول اللہ پر نازل ہوا اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو گناہوں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے یہ کتاب سب کے لئے ہے ہر انسان کو لازم ہے کہ اللہ اوراس کے رسول پر ایمان لائے اورقرآن پاک کے ارشاد پر عمل کرے۔

شریعت کی تعلیم

حضرت نے فرمایا ہے کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ قرآن پاک اورحدیث کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل کرے اللہ اوراس کے رسول کے احکام کی پابندی کرے ہر ایک کام میں دین کی پیروی کرے نافرمانی سے ڈرے اسلام کوسچا دین جانے اس میں ذرا بھی شک وشبہ نہ کرے گناہوں سے بچے اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت سے غفلت نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے۔ قرآن پاک میں اسی کی تاکید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللہ .

اے نبی آپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہوئے تو تم میری پیروی کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالیگا۔

طریقت کی تعلیم

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے طالب کو چاہئے کہ فرائض خدا ادا کرنے کے بعد ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے کثرت سے نوافل ادا کرے درود پاک پڑھے اور اپنے نفس کو ہوا وہوس سے بچائے کسی وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ رہے ہر سانس اس کی یاد میں گذارے ہر لمحہ اس کی رضامندی مد نظر رکھے اس طرح عمل کرنے سے قربِ خدا حاصل ہوگا۔

تصوف کی تعلیم

سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صوفی وہ ہے جو اپنی پسندیدہ چیزوں کو چھوڑ دے دنیا کی کسی چیز سے اس کو سکون حاصل نہ ہو لاموجود الا اللہ ورد زبان ودل کو پراگندگی سے بچائے آقائے حقیقی کی محبت میں زندگی گذارے دنیا والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے نفس کی شرارت وغلاظت میں مبتلا نہ ہو یہی تصوف ہے۔

Downloaded By Madaarimedia.Com

عبادتِ الٰہی

آپ کی عبادت کا یہ حال تھا کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے۔ ہر کام میں خدائے قدوس کی خوشنودی اور رضا مندی مدنظر رکھے آپ کی ساری زندگی عبادت الٰہی سے مملو اور پر ہے جہاں قیام فرماتے۔ ایک علیحدہ جگہ مقرر فرماتے اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔

جبس دم کے ذریعے ذکر الٰہی کرنا آپ کا خاص مشغلہ تھا رونگٹے رونگٹے سے ذکر الٰہی بلند ہوتا تھا۔

کاملیت کا مقر ہے تری ہراک انساں
جبس دم کی بھی کرامت ہے تری شب پر عیاں

مجاہدات حضور

مجاہدات: مجاہدہ کی جمع ہے اس کے معنی ہیں رنج ومشقت کوشش بد دینوں سے جنگ کرنا۔

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے علوم شریعت وطریقت حاصل کرنے اور پانے کے بعد اپنے نفس کو شدید ترین مجاہدوں اور ریاضتوں میں مبتلا کیا اور ہر تکلیف ومصیبت برداشت کرکے اپنی ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کا ثبوت دیا۔

آپ کے مجاہدہ کا یہ عالم تھا کہ سالہا سال آپ۔ نے مختلف مقامات وطن وغیر وطن میں چلے کشی فرمائی۔ شام میں بندر روم افغانستان میں خراسان

میں بیروت میں جزیرۂ لنکا میں ہندوستان میں نہ جانے کئی جگہ چلے فرمائے بندر کھماچ، اجمیر شریف میں مدار ٹیکری پر آپ جلوہ افروز رہے کالپی شہر میں جمنا کے کنارے آپ کا چلہ زیارت گاہِ خلق ماگھ میں میلہ ہوتا ہے آپ کے نام سے منسوب مداری نالہ ہے اس کے بعد آپ کا چلہ شریف ہے۔ شہر جونپور میں غرضیکہ ہندوستان کی آبادی آپ کے برکتِ قدم سے خالی نہیں ہے۔

تبلیغ دین

اسلامی آبادی میں رہ کر اسلام کی تعلیم دینا اتنا دشوار نہیں ہے جتنا کہ غیر مسلم آبادی میں رہ کر غیر مسلموں کو تعلیم دینا مشکل ہے مگر یہ مشکل آپ پر اللہ تعالیٰ نے آسان فرمائی جو آپ کو دیکھتا گرویدہ ہو جاتا آپ کے ارشادات غور سنتا سمجھتا بالآخر پکار اُٹھتا:۔

لاالہ الا اللّٰہ . محمد رسول اللّٰہ

تبلیغ دین فرمانے میں آپ بالکل نڈر اور بے باک تھے ہر شاہ گدا امیر و فقیر کو صاف صاف نصیحت فرماتے بد دینوں کو اپنی کوشش سے دیندار بنایا طریق حق دکھایا عمدہ بنایا اچھا بنایا۔

حلقۂ ارادت

جس بستی و آبادی میں آپ قیام فرماتے عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا حاجت مندوں ضرورتمندوں کا تانتا لگا رہتا ہر شخص اپنے مدعا و آرزو کو پیش کرتے آپ اس کی مدد فرماتے دکھ درد بلاد مصیبت والے تسکین و شفا اور اطمینان حاصل

کرتے آپ کی ذات فیض بخش تھی اور مخلوق خدا فیض گیر۔

اتباعِ سنت

سنت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر آپ خود سختی سے عمل فرماتے اور اپنے حلقہ بگوش غلاموں کو تاکید فرماتے ہر ایک سنت مبارکہ پر شیفتہ وللدادہ مسلمانوں سے فرماتے سنت نبوی کی پیروی کرو اور شریعت کے پابند ہو۔

شاید کسی صاحب کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ جب آپ پابند سنت تھے تو پھر شادی کیوں نہیں کی اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمان کے لئے دو چیزیں عملی طور پر ہیں۔

اول۔ حقوق اللہ! یعنی اللہ تعالیٰ کے حق جو بندوں پر ہیں ان کو کما حقہ پورا کرے۔

دوسرے حقوق العباد۔ یعنی بندوں کے حق کو پورا کرنا شادی میں عورت کے حقوق آدمی پر ہیں اور آدمی کے حقوق عورت پر۔ عورت اگر کمی کرے تو اس پر جرم وگناہ ہے اور اگر آدمی کسی حق میں کمی کرے تو اس پر جرم وگناہ ہے اللہ تعالیٰ کا حق سب سے زیادہ ہے اس لئے کہ وہ خالق ومالک ہے پیدا کرنے والا ہے اسی کا حق مقدم ہے۔

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ عبادت الٰہی میں کچھ اس طرح مشغول ہوئے کہ اس کی خواہش نہ رہی اس وجہ نفس کشی فرمائی کہ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ شادی سنت بھی ہے فرض بھی ہے اور حرام بھی اکثر صحابہ کرام نے شادیاں نہیں کیں۔

اگر حقوق پورے کر سکتا ہے تو شادی کرے ورنہ نہ کرے پھر آپ کی حیات مبارکہ پوری زندگی سیاحت میں گذری ایک جگہ مستقل آپ نے قیام نہیں فرمایا کہیں ایران میں کہیں افغانستان خراسان میں کبھی حجاز مقدس کبھی روم میں ہندوستان سے آپ سات مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے اور ہر بار کاظمیں سامرہ عراق وکربلائے معلیٰ شام وروم ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف لاتے رہے آپ نے تو شادی نہیں کی مگر اپنے جانشیں خواجہ محمد ارغون کو آپ آخری سفر میں حلب سے ساتھ لائے تھے آپ کی شادی کرائی جن کی اولادیں موجود ہیں آپ کے دو بھائی خواجہ محمد فنصور اور خواجہ محمد طیفور بھی ہمراہ آئے تھے ان حضرات کی اولادیں موجود ہیں۔

اخلاقِ عالی

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا اخلاق نہایت پاکیزہ اور ستھرا تھا۔ اس کا اندازہ صرف اس ایک بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اب سے ایک ہزار سال پہلے آپ ہندوستان میں تشریف لائے تھے جہاں غیر اللہ کی پرستش وپوجا ہوتی تھی اوہام پرستی وبت پرستی عام تھی جوگ کا بہت زور تھا آپ کو ایک ایسی قوم سے دوچار ہونا پڑا جن کی زبان دوسری تھی لیکن آپ کے اخلاق پسندیدہ نے اس قوم کو ایسا گرویدہ کیا کہ آج تک بکثرت میلہ میں حاضر دربار ہوتے ہیں اپنے بچوں کا موڈن کرائیں۔ چوٹی بنوائیں، نذر ونیاز کرائیں بڑی محبت وجوش سے سچے دربار کی جے زندہ ولی کی مدد کے نعرے لگائیں۔

سخت سردی میں ندی مین نہا کر حاضر دربار ہوں ان حالات کو دیکھ کر یہی سمجھ میں آتا ہے کہ آپ کو ہندوستان کی ہر قوم چاہتی تھی اور اب بھی چاہتی ہے اور آپ کی ذات مبارکہ سے فیضیاب ہے غرضیکہ آپ کی ذات گرامی اخلاقِ پسندیدہ اور اوصاف حمیدہ کی جامع تھی جو آجاتا اس کا جانے کو جی نہ چاہتا آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا ہی رہتا نقاب رخ الٹ جاتا تو حاضرین پر عجیب کیفیت طاری ہوتی پیشانیاں سجدہ معبود میں جھک کر زمیں بوس ہوتیں آپ کے جمالِ باصفا دیکھ کر زبانیں خدا کی یکتائی کی تسبیح خواں ہوجاتیں۔

فتبارک اللہ احسن الخالقین.

آپکی خوراک

بزرگوں کی خوراک اور اولیاء اللہ کا کھانا پینا بھی عجیب ہوتا ہے لذات اور لذائذ کی چیزوں سے بچتے ہیں۔ سادگی کے ساتھ چند لقموں پر اکتفا فرمایا کرتے ہیں جس لقمہ میں لذت محسوس ہو اس کو حلق کے نیچے نہیں اتارتے۔

سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے کھانے کے بارے میں چند روایتیں ہیں میں نے گزشتہ اوراق میں لکھا ہے کہ یہ نو لقمے پوری حیات کے لئے کافی ہو گئے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ آپ نے مقام صمدیت میں رہ کر بارہ سال نہیں کھایا پیا۔

حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اخبار الاخبار میں اس کو تحریر فرمایا ہے۔ تیسری روایت یہ ہے کہ آپ نے بھوک و پیاس کی خواہش نہ رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی جس کی قبولیت ہوئی

آپ بھوک و پیاس کی تکلیف سے تمام حیات محفوظ رہے۔

سرکار دوعالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مولائے کائنات حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی تھی یا اللہ علی کو سردی گرمی سے محفوظ فرما۔ اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ آپ سخت گرمی میں سردی کا لباس پہنا کرتے تھے۔ اسی طرح سخت سردی میں گرمی کا لباس استعمال فرماتے آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوتی الفاظ مبارک یہ ہیں۔

اللھم اذھب عنه الحر و البرد

اگر آپ عرصہ تک کچھ نہ کھاتے تو کوئی تکلیف نہ ہوتی۔

سواری

سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ نے جب دعائے بشمخ کو اپنے معمولات میں لیا ہے اس کے بعد ایک تخت نمودار ہوا۔ آپ اس پر سوار ہوئے جہاں آپ چاہتے اسی پر تشریف لے جاتے اٹھانے والے حضرات موکلان دعائے بشمخ ہوتے تھے۔ آپ کے متعلق جو یہ مشہور ہے کہ آپ شیر پر سوار ہوتے تھے یہ غلط ہے بلکہ آپ کے بڑے نامور اور مشہور خلیفہ سید جمال الدین جانمن جنتی جو آپ کی دعا سے بغداد شریف میں پیدا ہوئے سیدہ بی بی نصیبہ صاحبہ کے فرزند اور حضرت غوث پاک سرکار بغداد کے حقیقی بھانجے تھے آپ شیر پر سوار ہوتے اور کالے سانپ کا کورا ہاتھ میں رکھتے آپکا مزار پاک ہیلسہ صوبہ بہار میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

اے جناب جنتی تو جان آں قطب المدار
کن سلام از ما قبول اے دافع صد اضطراب

بنیاد اسلام سمجھئے کیا ہے

حدیث شریف:۔قال عبداللہ ابن عمر قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لاالہ الا اللّٰہ وان محمداً عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الذکاۃ وحج البیت وصوم رمضان .

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسلام پانچ رکن پر قائم ہے اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بلاشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور نماز کو قائم رکھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

حدودِ کفر سے اسلام تک پہونچ نہ سکا
اگر کہا ہی نہیں لاالہ الا اللہ

حدیث جبرئیل علیہ السلام

اَخُبِرُنِیُ یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان تشھد ان لاالہ الا اللّٰہ ان محمد رسول اللّٰہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان

وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت.

ترجمہ:۔ اے محمد علیک السلام مجھے اسلام سے باخبر کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے اور نماز کو قائم رکھے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر وہاں پہونچنے کی استطاعت رکھتا ہو جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ کہا۔

قال ابو هريرة قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اشهد ان لااله الا اللّٰه وانى رسول اللّٰه لايلقى اللّٰه بهما عبدا غير شاك فيهما الا دخل الجنة.

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ جو بھی خدا کا بندہ ان کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا کہ اس کی صداقت میں بالکل شک وشبہ نہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

الاسلام ان تشهد ان لااله الا اللّٰه وان محمدا رسول اللّٰه وتقيم الصلوة وتوتى الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلاً.

ترجمہ:۔ اسلام یہ ہے کہ تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو۔ رمضان کے روزے رکھو اور استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو۔

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لااله الا اللّٰه وان محمدا رسول اللّٰه وقام الصلوة وایتا الزکوة والحج وصوم رمضان. (بخاری جلد ۱، کتاب الایمان)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔

قال انس بن مالک ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال یخرج من النار من قال لااله الا اللّٰه فکان فی قلبه من الخیر ما یزن شعیرة ثم یخرج من النار من قال لااله الا اللّٰه وکان فی قلبه من الخیر ما یذن برة ثم یخرج من النار من قال لا اله الا اللّٰه وکان فی قلبه من الخیر ما یزن ذرة.

حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ سے وہ شخص نکالا جائے گا جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے قلب میں جو برابر خیر ہے پھر وہ شخص جہنم سے نکالا جائے گا جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے قلب میں گیہوں کے برابر خیر ہے وہ شخص جہنم سے نکالا جائے گا جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے۔

فائدہ

جہاں لا الہ الا اللہ کا اقرار مذکور ہے اس سے توحید ورسالت دونوں کا

اعتراف مقصود ہے اور پورا کلمہ مراد ہے خیر سے مراد ایمان ہے جو تمام نیکیوں اور بھلائیوں کی جڑ ہے۔

جس شخص کے دل میں جس قدر ایمان ہوگا اسی قدر جلد عذاب جہنم سے خلاصی ہوگی اور جس کا دل ایمان سے بھرپور ہوگا وہ عذاب جہنم سے بالکل محفوظ ہوگا۔

ایمان کی آخری مقدار ذرہ ہے اور وہ وزنی چیزوں میں سب سے ہلکا ہوتا ہے بعض حضرات کہتے ہیں ذرات وہ ہیں جو سورج کی شعاع میں اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں اور ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ہاتھ کو مٹی پر رکھ کر پھونک ماری جائے تو نیچے گرنے والے ذرات ہیں۔

مسلمانوں! حدیث پاک سے بالکل روشن ہوگیا کہ تھوڑی مقدار کا ایمان رکھنے والا جنت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ بخش دیگا۔ تو جن کے پاس بڑی مقدار میں ایمان ہو اتنے بڑے ایمان کے سرمایہ دار ہوں کہ ان کے ایمان پہاڑوں کے برابر ہوں ایسے اللہ کے بندوں کا کہنا ہی کیا ہے۔ یہ تو بلاشبہ بے حساب جنتی ہیں یہ اپنے کمزور غلاموں اور خادموں اور کفش برداروں کو جنت میں لے جائیں گے۔ باری تعالیٰ کے حضور میں شفاعت فرمائیں گے۔ ان کی شفاعت قبول ہوگی۔

اولیاء اللہ قیامت میں بالکل مطمئن ہوں گے لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ان کی امتیازی شان ھے۔

مسلمان کا سلسلہ

سیدھی بات یہ ہے کہ مسلمان کا سلسلہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جس کی زبان پر کلمۂ طیبہ کے مقدس الفاظ جاری ہیں اور ضروریات دین میں سے کسی کا انکار نہیں کرتا اس کا سلسلہ درست ہے۔ اللہ و رسول پر ایمان لانے اور توحید و رسالت کی گواہی دینے کے بعد عمر بھر کا کافر و مشرک بھی مومن و مسلمان اور نجات کا مستحق ہو جاتا ہے۔

مسلمانو! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دین کی بنیاد کی پہلی اینٹ اور سارے نبیوں کا سب سے اہم اور اول سبق ہے دین کی تمام باتوں میں اسکا درجہ سب سے اونچا ہے سرکار دو جہاں کا ارشاد گرامی ہے:۔

افضل الذکر لاالٰه الا اللّٰه .(ابن ماجه ، نسائی)

تمام ذکروں میں افضل و اعلیٰ لا الہ الا اللہ ہے۔

یہی کلمہ اسلام کا دروازہ اور دین و ایمان کی جڑ اور بنیاد ہے جو شخص اقرار کلمہ طیبہ نہ کرے اور اس کو سمجھ کر نہ پڑھے اس کا سلسلہ بلاشبہ منقطع ہے۔ پیغمبر خدا نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے اس کو کچھ واسطہ نہیں وہ بددین ناری و جہنمی ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مسلمان کا سلسلہ بغیر کفر و ارتداد کے سوخت نہیں ہوتا اور نہ ختم ہوتا ہے قرآن پاک کی بہت سی آیتوں اور حدیث شریف سے ثابت ہے کہ کافر و مشرک اور منافق بے سلسلہ ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ سلسلہ درست نہیں کافروں کا۔ اور سلسلہ درست نہیں مشرکوں کا اور سلسلہ

سوخت و منقطع ہو گیا منافقوں اور مرتدوں کا۔

قرآن پاک نے فرمایا:۔

ان المنافقين فی الدرک الاسفل من النار.

بلاشبہ منافقین دوزخ کے نیچے درجہ میں ہوں گے۔

مسلمانوں پر سلام الٰہی

قرآن پاک میں ہے:۔

اذا جاءک الذین یؤمنون بایاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسه الرحمة.

پیغمبر اسلام جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو آپ فرمائیں تم پر سلامتی ہو اور بشارت دیں کہ تمہارے رب نے اپنے اوپر رحم کو لازم کرلیا ہے۔

یہ عام مسلمانوں کے لئے فرمایا گیا ہے جو خاص بندے ہیں ان کی شان نرالی ہے۔

لهم البشرىٰ فی الحیاة الدنیا وفی الاٰخرة.

ان کے لئے دنیا و آخرت میں بشارت وخوشخبری ہے۔

اولیاء اللہ کی عظمت وشان کی تمام آیات تو اس میں نہیں پیش کرسکتا اس لئے کہ اس چھوٹی سی کتاب میں اس کی گنجائش نہیں اس کے لئے ایک مستقل کتاب چاہئے۔ ہاں آگے چل کر کچھ آیتوں کی تلاوت کا شرف حاصل کروں گا آپ ان کو سمجھ کر ایمان تازہ کریں۔ یہاں سلسلہ کی کڑی یاد رہے قرآن وحدیث کی روشنی میں خوب سمجھ لیں اور یاد رکھیں کہ دنیا کا کوئی

مسلمان بے سلسلہ تھا اور نہ اب ہے نہ آئندہ ہوگا جو شخص کسی مسلمان کو بے سلسلہ کہے وہ جھوٹا ہے دین اور اصول دین سے بے خبر ہے ایسی بے ہودہ اور بے سروپا باتوں سے توبہ کرے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کئے گئے ہو اچھے کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔

اللہ تعالیٰ بہترین امت فرمائے اور تم سوخت پوخت لئے گھوموخود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرو۔

اللہ و رسول کی کسی بات میں شک وشبہ اور بے اعتمادی اور کسی قسم کا تامل یا تذبذب یہ سراسر کفر و انکار جہل وطغیان ہے۔ انسانیت اور ایمان کے بالکل منافی ہے اور کھلی بربریت اور بالکل شیطنت ہے جس کا نتیجہ دنیا میں بربادی اور رسوائی اور آخرت میں سخت سزا یابی ہے اللہ پاک اور اس کے رسول مکرم کے ہر حکم اور فرمان کی تصدیق ہو یہی ایمان اور بنیاد اسلام ہے مختصر یہ ہے کہ سلسلہ کو مضبوطی اقرار کلمۂ طیبہ ہے یہی جمہور علماء کا مذہب ہے۔

اللہ پاک نے فرمایا:۔

قل الذین کفروا ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف۔

پیغمبر اسلام کافروں سے فرما دیجئے اگر وہ کفر سے باز آجائیں تو ان کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

خانہ بے سلسلہ؟

کافر ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے اس لئے کہ ان کا سلسلہ نہیں ہے کبھی بھی عذاب سے ان کی نجات نہ ہوگی اور نہ ان کے عذاب میں کبھی کمی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

لایخفف عنهم العذاب ولاهم ينظرون.

نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا اور نہ ان کو مہلت ملے گی۔

خانہ باسلسلہ

مومنوں کا ثواب دائمی ہے یہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور کبھی جنت سے نہ نکلیں گے۔قرآن پاک نے فرمایا:۔

ان المتقين فی جنت ونهر. (سوره قمر)

گنہگار مسلمان

اپنے گناہوں کے موافق عذاب بھگتے گا اس کو عذاب دے کر دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔اس کے ایمان کی برکت سے اس کو کافروں کی طرح سیاہ رو نہ کیا جائے گا اور نہ اس کے طوق وزنجیر ڈالیں گے۔دوزخ کا دائمی عذاب کافروں کے لئے مخصوص ہے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا اس کا انجام رحمت پر ہوگا اور اس کا مقام جنت ہوگا۔

Downloaded By Madaarimedia.Com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے یہ بات بالکل روشن ہے کہ ذرہ برابر ایمان والا بخشدیا جائے گا۔ جنت میں داخل ہوگا اگر سلسلہ نہیں ہے تو گنہگار کی نجات کیسی جنت میں جانا کیسا شفاعت سرکار رسالت کس کے لئے جو بے سلسلہ ہو اس کے لئے نہیں بلکہ جس کا سلسلہ ہو اس کے لئے ہے۔ سرکار مدینہ رشد و ہدایت کے آخری تاجدار ہیں قیامت تک آپ کا سلسلہ آپ ہی کا زمانہ آپ ہی کا کلمہ آپ ہی کی دی ہوئی کتاب قرآن کافی ہے۔

ہے انہیں کا یہ زمانہ ہے انہیں کی یہ خدائی
جو پڑے کوئی مصیبت توانہیں کی دے دہائی

مدنی تاجدار احمد مختار نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

لو کان موسیٰ حیاً ما وسعه الا اتباعی.

اگر موسیٰ علیہ السلام موجود ہوتے تو میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔

عیسیٰ علیہ السلام صاحب کتاب پیغمبر جن پر انجیل مقدس نازل فرمائی گئی جب آخر وقت میں تشریف لائیں گے تو لا الہ الا اللہ عیسیٰ رسول اللہ نہیں پڑھائیں گے بلکہ یہی فرمائیں گے کہ اے مجھ پر ایمان لانے والے عیسائیو! میں نبی آخر الزماں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا ہوں لوسنو! میں کہتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یاد رکھئے جس کا کلمہ پڑھا جائے اسی کا سلسلہ ہے۔

الحمدللہ ہم اپنے نبی پر ایمان رکھتے ہیں۔ تعظیم و تکریم صلوۃ و تسلیم بجا لاتے ہیں بلا شبہ ہم سب کا سلسلہ ہے اور ابد الا باد تک ہے۔

یا الٰہی حشر تک چھوٹے نہ دامانِ رسول

ہم گنہگاروں کا سلسلہ جب اپنے پیغمبر سے قائم ہے تو کہیں عاشقان الٰہی اور دیوان گانِ حق کشتگان خنجر تسلیم سید ایان رب کے سلسلے سوخت ہوتے ہیں اللہ کا عاشق اللہ کا چاہنے والا اللہ کا پرستار اللہ کا فرماں بردار کہیں نامراد ہوتا ہے۔ طالب مولا اپنے مالک کو پا گیا خدا مل گیا۔ خدا تک پہونچا اس کا سلسلہ اتم وبس ہو گیا۔ قرب خدا ملا، دنیا سے بے نیاز ہو گیا شانِ صمدیت کا مظہر بن گیا۔ بندہ سے بندہ نواز ہو گیا اور خواجہ سے غریب نواز بن گیا اگر کسی بات پر قسم کھالے تو خدا ویسا ہی کردے۔ ولی ہو گیا۔ خدا کا دوست و مقرب ہو گیا۔ جو اللہ والوں کا ہو گیا اس سے خدا راضی اللہ والوں پر خدا کا انعام ہے جس کا شاہد قرآن ہے۔ قرآن پڑھیے اور سمجھئے۔

انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا.

اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر انعام فرمایا اور سچے اور شہیدوں اور نیک لوگوں پر ان سب کی رفاقت اچھی ہے ان سے لگاؤ اچھا ہے ان سے عقیدت اچھی ان کی صحبت مفید و بہتر ان کی نگاہ وکرم کایا پلٹ۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو عزم یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں۔

ان کی محبت اور سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے سلسلہ پاک میں داخلہ دونوں جہاں کی کامیابی اور سعادت ہے۔

قرآن پاک میں اعلان فرمایا:۔

الاخلاء یومئذ بعدھم لبعدعدو الا المتقین.

جس دن ایک دوست دوسرے دوست کا دشمن ہوگا اس دن اللہ والے فراموش نہ کریں گے۔

دنیا میں دستگیری کرنا اللہ والوں کی شان ہے۔ اللہ کا ولی ایماندار اور ایمان بخش ہوتا ہے ان کی نظر کیمیا اثر ہوتی ہے ان کی آن میں انسان کچھ سے کچھ ہوتا ہے۔

کرامات حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ

حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کی کرامتیں بے شمار ہیں جو فارسی و عربی کی پرانی کتابوں میں موجود ہیں بعد میں جو اردو کتابیں لکھی گئیں انہیں کتابوں کا خلاصہ ہیں۔ تقریباً تین سو کتابوں میں آپ کے تذکرے اور حالات پائے جاتے ہیں۔ عربی کی ایک کتاب جس کا نام کواکب الدرایہ فی تنویر المداریہ ہے جس کو حضرت مولانا شیخ محمد احمد قآنی نے تحریر فرمایا ہے جس میں آپ کی مرتبت اور شان وعظمت کے قصائد اور آپ کی کرامتیں موجود ہیں اسی کتاب میں ہے کہ جب آپ ہندوستان کی سیر فرماتے ہوئے شہر سورت پہونچے تو راستے میں ایک جگہ کئی اندھے بیٹھے ہوئے تھے جو مسافروں سے بھیک مانگا کرتے تھے آپ کو ان کی مجبوری وغربت پر رحم آیا آپ نے وضو کا بچا ہوا پانی اپنے خادم عبداللہ کو دیا اور فرمایا ان اندھوں کی آنکھوں پر مل دو۔ عبداللہ نے جیسے ہی ان کی آنکھوں میں پانی ملا اللہ تعالیٰ نے ان سب کی آنکھیں روشن فرمادیں اور اپنا مقرب بنالیا۔ دنیا وآخرت دونوں بن گئیں۔

واللہ ذو الفضل العظیم.

دوسری کرامت

آپ ہندوستان سے حج کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ اثناء راہ ایک میدان میں آپ کا گذر ہوا وہاں پر ایک مرے ہوئے آدمی کی پرانی کھوپڑی آپ کو نظر آئی آپ نے اس سے فرمایا من انت یاجمجمة قصی علینا من قصصاے المبھمة تو کون ہے مجھ سے اپنا حال بیان کر۔ اللہ تعالیٰ نے اس کھوپڑی کو طاقت بیان عطا فرمائی اور وہ بولنے لگی اس نے آپ سے عرض کیا اے اللہ کے سچے ولی میں ایک مزدور پیشہ آدمی تھا۔ محنت مزدوری سے اپنا گذر کرتا تھا اسی حالت میں مرگیا۔ بارہ برسیں ہوئیں طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہوں آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے زندہ ہو جانے کی دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کو جسم و جان عطا کیا اور زندگی بخشی زندہ ہوا تو اس نے پڑھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپ نے زمرہ صالحین میں ہونے کی بشارت دی اور فرمایا دنیا میں نو سال آرام کرو آپ شاہ جمجہ کے نام سے مشہور ہیں۔

واقعہ افغانستان

حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ تبلیغ دین کے لئے جب ملک افغانستان کے پایہ تخت شہر کابل میں پہونچے تو ایک مناسب جگہ قیام فرمایا۔ اپنے خدمت گاروں کو کنوئیں سے پانی لانے کیلئے حکم دیا جب خدمت گار کنوئیں پر پانی بھرنے گئے تو وہاں کے لوگوں نے پانی نہیں بھرنے دیا خدام واپس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ وہاں کے آدمی مجھے پانی نہیں بھرنے دیتے۔ آپ نے

جوش میں آ کر فرمایا کہ جاؤ اور کنوئیں سے کہو ساقی کوثر رسول خدا کے فرزند حسین کے پوتے بدیع الدین نے تھوڑا سا پانی مانگا ہے خدمت گار پانی کے برتن لے کر کنوئیں کے پاس گئے اور آپ کا ارشاد گرامی سنایا۔ کنوئیں نے جب یہ پیغام سنا تو اس میں اس قدر جوش پیدا ہوا کہ پانی اوپر آ کر چاروں طرف سے بہنے لگا۔ خدام نے پانی کے برتن بھر لئے اس کے بعد پانی اپنی جگہ پہونچ گیا۔ جب منع کرنے والوں نے یہ کرامت دیکھی تو آ کر آپ کے قدموں پر گر پڑے اور اپنے قصور کی معافی چاہی آپ نے معاف فرما دیا۔ پورے شہر میں آپ کی شہرت ہوگئی باشندگان کابل آپ سے بکثرت مستفیض ہوئے اور حلقہ غلامی اختیار کیا۔

اندھی لڑکی

شہر کابل میں جب آپ کی بزرگی کا چرچا ہوا تو ایک شخص اپنی ایک اندھی لڑکی کو لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا حضرت میری یہی ایک لڑکی ہے جو بدقسمتی سے نابینا ہے اس کے سوا اور کوئی اولاد نہیں دعا فرمایئے کہ اس کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ آپ نے اللہ پاک سے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کو روشنی بخشی اور وہ آنکھوں والی ہوگئی۔ سبحان اللہ ما اعظم شانہ۔

اہل خراسان پر عنایات قطب المدارؓ

قطب ابرار شیخ المشائخ حضرت احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بہت بڑے بزرگ تھے آپ طوس میں پیدا ہوئے تھے آپ کی کافی شہرت تھی۔ ظاہری و باطنی علوم میں کمال حاصل تھا جب سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ

خراسان پہونچے تو اہل خراسان آپ کی عنایات ونوازشات سے مستفیض ہونے لگے آپ عرصہ تک قیام پذیر رہے اسی زمانہ میں حضرت احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی صحبت اختیار فرمائی اور آپ سے فیض حاصل فرمایا۔
(تذکرۃ الاولیاء)

وادیِ تیہ

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز محمد علی حکیم ترمذی نے مجھ سے کہا کہ آج میں تم کو ایک جگہ لے چلوں گا میں نے کہا کہ آپ مختار ہیں یہ کہہ کر میں آپ کے ساتھ ہولیا تھوڑی دور چلے ہوں گے کہ ایک بہت بڑا بیابان دکھائی دیا اس بیابان میں ایک سنہرا تخت نہایت خوبصورت ہرے بھرے درخت کے سایہ میں بچھا ہوا ہے ایک طرف پانی کا چشمہ بہہ رہا ہے ایک صاحب نہایت اچھا لباس پہنے ہوئے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں جب امام ترمذی ان بزرگ کے قریب گئے تو وہ بزرگ تخت سے اُٹھے اور آپ کو تخت پر بٹھالیا تھوڑی دیر نہ ہونے پائی کہ ہر طرف سے ایک بزرگ آنے لگے یہاں تک کہ چالیس حضرات جمع ہوگئے پھر تخت نشین بزرگ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو کھانا نازل ہوا سب نے کھانا شروع کیا امام ترمذی نے ایک سوال کیا۔ ان بزرگ نے بہت کچھ فرمایا لیکن میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ پھر آپ نے اجازت چاہی اور شہر کی طرف لوٹے واپسی میں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جا تو سعید و نیک ہوگیا تھوڑی دیر میں ہم شہر ترمذ میں آگئے میں نے پوچھا حضرت یہ تو بتایئے کہ یہ کون جگہ تھی اور وہ بزرگ کون

تھے آپ نے فرمایا وہ وادی تیہ تھی اور وہ بزرگ قطب المدارؒ تھے۔

(تذکرۃ الاولیاء)

کرامات اولیا کا ثبوت

عقائد اہلسنت کی معتبر اور مشہور درسی کتاب شرح عقائد نسفی میں یہ عبارت ہے:۔

کرامات الاولیاء حق و الدلیل علی حقیقة الکرامة ماتواتر من کثیر من الصحابة ومن بعدھم بحیث لایمکن انکارہ والکتاب ناطق بظھورھا من مریم ومن صاحب سلیمان وبعد ثبوت الوقوع لاحاجة الیٰ اثبات الجواز.

اولیاء کرام کی کرامتیں حق ہیں اور کرامت کے حق ہونے کی دلیل وہ اقوال ہیں جو بہت سے صحابہ اور ان کے بعد والوں سے تواتر کے ساتھ اس طرح نقل ہیں کہ ان کا انکار ممکن نہیں اور قرآن پاک میں بھی حضرت مریم اور حضرت سلیمان کے صحابی سے کرامت ظاہر ہونے پر ناطق ہے جب کرامت کا واقع ہونا قرآن سے ثابت ہو گیا تو کرامت کے جائز ہونے پر ثبوت پیش کرنے کی کوئی حاجت نہ رہی۔

اولیاء اللہ سے کرامتوں کا صادر ہونا قرآن وحدیث واقعات صحابہ اور اجماع اہل حق سے ثابت ہے۔ تمام اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے۔ سورہ آل عمران میں یہ واقعہ موجود ہے۔

کلما دخل علیھا ذکریا المحراب وجد عندھا رزقا

قال یامریم انی لک ھذا قالت ھو من عند اللہ.

جب کبھی زکریا علیہ السلام محراب میں حضرت مریم کے پاس جاتے تو ان کے پاس رزق پاتے تو فرماتے اے مریم یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آئے تو مریم فرماتیں کہ وہ رزق اللہ کی طرف سے ہے۔

حضرات مفسرین فرماتے ہیں کہ بی بی مریم کے پاس گرمیوں کے میوے جاڑوں میں اور جاڑوں کے میوے گرمیوں میں پائے جاتے تھے لہٰذا یہ بی بی مریم کی روشن کرامت تھی۔

سورہ نمل شریف میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر حضرت آصف کی کرامت کا تذکرہ موجود ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ بلقیس کا تخت اس کے آدمیوں کے آنے سے پہلے لایا جائے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

ایکم یاتینی بعرشھا قبل ان یاتونی مسلمین.

تم میں سے بلقیس کا تخت کون لاسکتا ہے کہ اس کے اطاعت گذار بن کر آنے سے پہلے۔

تو ایک طاقتور جن نے جواب میں عرض کیا کہ:

انا اٰتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک.

آپ اپنی جگہ سے نہ اُٹھ پائیں گے میں تخت لے کر حاضر ہو جاؤں گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس سے جلدی چاہتا ہوں تو آپ کے وزیر حضرت آصف بن برخیا نے عرض کیا:۔

انا اٰتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک.

میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

اس کہنے کے بعد آپ نے آن کی آن میں تخت حاضر فرما دیا یہ حضرت آصف رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تھی۔

حدیث سے ثبوت

صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ اُحد کے موقع پر رات میں میرے والد ماجد نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شہید ہونے والوں کے ناموں کی فہرست میں سب سے پہلے اپنا نام دیکھ رہا ہوں۔ پیارے بیٹے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تم سے زیادہ عزیز کوئی نہیں ہے مجھ پر لوگوں کا قرض ہے تم اسے جلدی ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبح کو میدان جنگ میں سب سے پہلے میرے والد محترم نے جام شہادت پیا (بخاری شریف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کی یہ کرامت ہی تو تھی کہ شہادت سے پہلے اپنے بیٹے کو خبر دے دی کہ میدان جنگ میں سب سے پہلے وہی شہید ہوں گے۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کھانا کھانے کے وقت کھانے سے خدا کی تسبیح سنتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے خطبہ کے درمیان

بلند آواز سے فرمایا۔ "یا ساریۃ الجبل" اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ ان کلمات کو سن کر حاضرین مسجد حیرت میں رہ گئے لیکن حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے سیکڑوں میل کے فاصلے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سن لی اور دشمن کے ارادے کو ناکام بنا دیا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی جو میدان جنگ کا نقشہ عین خطبہ کے درمیان دیکھ رہے تھے۔

اولیاء اللہ کے درجات

مشکوٰۃ شریف باب ذکر الیمین والشام میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام میں ہمیشہ چالیس ابدال رہیں گے جن کی برکت سے زمین والوں پر بارشیں ہوں گی۔ مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقاۃ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ہمیشہ تین سو اولیاء حضرات آدم علیہ السلام کے نقش قدم پر ہوں گے اور چالیس موسیٰ علیہ السلام کے اور سات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر ہوں گے اور پانچ وہ رہیں گے جن کا قلب حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرح ہوگا اور تین حضرت میکائیل کے قلب پر اور ایک حضرت اسرافیل کے قلب پر رہے گا۔ جب ایک کا انتقال ہوگا تو ان میں تین میں سے کوئی اس کی جگہ قائم ہوگا اور تین کی کمی ان پانچ سے اور پانچ کی کمی سات میں سے اور سات کی کمی چالیس میں سے اور چالیس کی کمی تین سو میں سے پوری کی جائے گی اور تین سو کی کمی عام مسلمانوں سے پوری کر دی جاتی ہے۔

ابو عثمان مغربی فرماتے ہیں کہ ابدال چالیس ہیں اور امنا سات ہیں۔ خلفاء تین قطب عالم ایک۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ

علیہ نے فرمایا کہ قطب سے مرکز عالم قائم ہے اس کے دو وزیر ہوتے ہیں داہنا اور بایاں سیدھے ہاتھ کا وزیر عالم ارواح کی اور الٹے ہاتھ والا وزیر عالم اجسام یعنی دنیا کی حفاظت کرتا ہے ان کے ماتحت چار اوتاد ہیں جو مشرق ومغرب شمال وجنوب یعنی پورب پچھم اتر ودکھن کے نگراں ہیں اور سات ابدال سات ولایتوں کے محافظ۔ تفسیر روح البیان سورۂ مائدہ شریف چھٹے پارے میں آیت کریمہ

وبعثنا منهم اثنى عشر نقيبا

اس جگہ صاحب روح البیان نے فرمایا کہ قطب کی وفات کے بعد اس کا بایاں وزیر اس کے قائم مقام ہوتا ہے۔ تمام صوفیاء عرفا اور اہل حق اور صاحب دل بزرگوں نے اپنی اپنی کتابوں میں قطب المدار کا درجہ سارے اولیاء اللہ سے افضل واعلیٰ تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں اتنی گنجائش نہ تھی اس لئے چند سطریں آپ کے سامنے پیش کردیں۔ سارے زمانہ کا مدار ایک ہی ہوتا ہے جو دربار رسالت سے بلا واسطہ فیض حاصل کر کے سارے عالم کو علیٰ حسب مراتب تقسیم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو یہ رتبہ عالی بخشا جس کو آپ کی نسبتیں حاصل ہیں وہ بہت اصل ہیں۔ وابستگان سلسلہ عالیہ مداریہ اور جملہ عقیدت مندان اس خداداد نعمت پر اپنے پیدا کرنے والے معبود کا شکریہ ادا کریں اور وجد میں جھوم جھوم کر پڑھیں۔

جب ازل میں نگہبان بٹنے لگے
میرے حصے میں قطب المدار آگیا

مدار کسے کہتے ہیں؟

مدار کے معنیٰ ۔ دورہ کی جگہ ستارے کے دورہ کرنے کی جگہ اور دائرہ دورہ اور حلقہ کو بھی آتے ہیں مجازاً وہ چیز جس پر کوئی بات ٹھہری ہوئی ہو مدار اس عہدے کو کہتے ہیں جس کے سپرد کل انتظام ملکی و مالی ہوتا ہے وہی کارخانہ کا منیجر منحصر الیہ اور مدار المہام کہلاتا ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جس کے سپرد کسی چیز کا نظام ہو یا کسی تنظیم کا انحصار اس کی ذات پر ہو وہی مدار ہے مدار وہ ہے جو ہر ایک کا سہارا ہو۔ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو اللہ کے حبیب نے یہ درجہ عطا فرمایا اور عالم کا قطب المدار بنایا قطب المدار وہ ہوتا ہے جس کے اغواث و اقطاب ابدال و اوتاد ماتحت ہوتے ہیں وہ بیک وقت تمام دنیا کی سیر کرتا ہے اس کی رسائی ہر وقت دربار رسالت میں بلا واسطہ غیرے ہوتی رہتی ہے۔ اور ہر لمحہ اور لحظہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض ہوتا رہتا ہے نظامِ ظاہری و باطنی کا دارومدار اس کی ذات پر منحصر ہوتا ہے۔

جہاں میں اور ولی ہیں ہمہ صفت موصوف
مدار کا خدا ہے مدار پر موقوف

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے محبوب کو یہ درجہ عطا فرمایا آپ ہی تمام عالم سارے جہاں میں زندہ شاہ مدار کے لقب سے مشہور ہیں آپ سے روزانہ کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہے آپ کا مزار اقدس مکن پور شریف میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے آپ کا عرس شریف جمادی الاول میں ہوتا ہے۔

ہندوستان میں اس مہینہ کو شاہ مدار کا چاند کہا جاتا ہے اسی مہینہ کی سترہ

تاریخ میں آپ کا عرس مبارک ہوتا ہے جس میں علماء صوفیاء، فقرا کثرت سے حاضر آستانہ ہوتے ہیں اور ماگھ کے مہینہ میں بسنت پنچمی کے موقع پر ہزار ہا عاشقان زندہ شاہ مدار کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا ہے۔ مسلمانان ہند اور برادران وطن خوشی خوشی حاضر دربار ہوکر اپنی تمنا اور آرزو پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے ان کی مرادیں پوری فرماتا ہے فیض پانے والے رات ودن فیض پاتے ہیں اور پاتے رہیں گے۔

سچ تو یہ ہے کہ آپ کی دیوار سے فیض، آپ کے در سے فیض، آپ کے دروازے سے فیض، آپ کی دہلیز سے فیض، آپ کے دریچہ سے فیض، آپ کے دریا سے فیض، آپ کے دم بہال سے فیض، آپ کے دربار سے فیض، آپ کا دیدار فیض، عظیم اور فوز عظیم بڑا فیض اور بہت بڑی کامیابی ہے۔

تو کو کیا معلوم کہ فیضان عقیدت کیا ہے
چشمِ دل ہو تو نظر آئے حقیقت کیا ہے
طعنہ زن ہوتے ہو یہ خاک کی تربت کیا ہے
اہل حاجات سے پوچھو کہ زیارت کیا ہے
صورت گردش ایام بدل جاتی ہے
کتنی بگڑی ہوئی حالت ہو سنور جاتی ہے

Downloaded By Madaarimedia.Com

غلط فہمی کا ازالہ

عام طریقہ سے جو سلسلے مشہور ہیں یہ اصل میں مشارب اولیاء اللہ ہیں۔ ہر بزرگ کا ایک مشرب ہے کوئی اویسی مشرب ہے کوئی مداری مشرب، کوئی قادری مشرب، کوئی چشتی ونقشبندی اورسہروردی مشرب، کوئی نوری، حلاجی، رفاعی، دفاعی، جلالی، شطاری، ستاری، وارثی، نظامی وغیرہ وغیرہ۔ بعض پڑھے لکھے حضرات چار سلسلہ بتاتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے سلسلے تو بہت زیادہ ہیں اصل سلسلہ تو ایک ہی ہے جس کو میں لکھ آیا۔

چار سلسلے جو بتائے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:

قادریہ۔ چشتیہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ

اب سمجھنا یہ ہے کہ یہ چاروں سلسلے ایک ہی دن اور ایک ہی تاریخ سے شروع ہوئے یا ان میں کوئی آگے پیچھے پہلے اور بعد میں ہے جب آپ اس پر غور کریں اور کتابیں پڑھیں اور تاریخ دیکھیں تو ہر ایک سلسلہ میں بہت فاصلہ ہے سب ایک ساتھ نہیں پھیلے۔

حضرت سیدی عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۴۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔

حضرت سیدی خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ۵۳۱ھ میں پیدا ہوئے۔

حضرت سیدی شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ ۵۴۰ھ میں پیدا ہوئے۔

حضرت سیدی خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ ۷۱۸ھ میں قصر

عارفاں میں پیدا ہوئے۔

کوئی سلسلہ چھٹی ہجری سے شروع ہوا کوئی آٹھویں سے تو کوئی پانچویں صدی سے تواب یہ بتایئے کہ ان میں سب سے کم پانچویں صدی ہے اتنے زمانہ تک تقریباً پانچ سو سال دنیائے اسلام کے کروڑہا مسلمان مرد اورعورتیں سب بے سلسلہ ہوئے اور سب کے سب بے سلسلہ رہے یا نہیں رہے۔ اگر باسلسلہ رہے توان سلسلوں سے پہلے کا سلسلہ بتاؤ۔ پانچ سو سال کو کیوں چھوڑ دیتے ہو۔

چار سلسلے نہیں بلکہ چار پیر ہیں

چار پیر اور سات گروہ اور چودہ خانوادے حضرت امیر المؤمنین مولائے کائنات سیدنا حضور پرنور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

صوفیاء فرماتے ہیں حضرت مولا علی مشکل کشا نے ستر حضرات کو خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ پہلے ان ستر حضرات نے چار پیر مقرر فرمائے۔

(۱) پہلے پیر حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

(۲) دوسرے پیر حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

(۳) تیسرے پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیادہ رضی اللہ عنہ

(۴) چوتھے پیر حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

سات گروہ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا سے جاری ہوئے۔

(۱) پہلا گروہ کمیلیہ:۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیاد سے

(۲) دوسرا گروہ بصریہ:۔ حضرت خواجہ حسن بصری سے

(۳) تیسرا گروہ اویسیہ :۔ حضرت خواجہ اویس قرنی سے

(۴) چوتھا گروہ قلندریہ :۔ حضرت خواجہ بدایونی قلندر سے

(۵) پانچواں گروہ سلمانیہ :۔ حضرت سلمان فارسی سے

(۶) چھٹا گروہ نقشبندیہ :۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے جاری ہوا۔

(۷) ساتواں گروہ :۔ حضرت خواجہ سری سقطی سے جاری ہوا۔

چودہ خانوادے یہ ہیں

پہلا خانوادہ زیدیہ :گ حضرت خواجہ عبدالواحد زید سے جاری ہوا۔ ۲۷ر صفر ۱۸۷ھ میں وفات۔

دوسرا خانوادہ عیاضیہ :۔ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض سے جاری ہوا۔ ۱۸۷ھ وصال۔

تیسرا خانوادہ ادہمیہ :۔ حضرت ابراہیم بن ادہم سے جاری ہوا۔ ۲۶ر جمادی الاول ۲۶۱ھ میں وصال۔

چوتھا خانوادہ ہبیریہ :۔ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری سے جاری ہوا۔ ۷ر شوال ۲۵۲ھ میں وصال۔

پانچواں خانوادہ چشتیہ :۔ حضرت ابواسحٰق چشتی سے جاری ہوا۔ ۱۴ر ربیع الثانی ۳۲۹ھ میں وصالل۔

یہ پانچ خانوادے حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید سے جاری ہوئے۔

پہلا خانوادہ حبیبیہ :۔ حضرت خواجہ حبیب عجمی سے جاری ہوا۔ وفات ۲ر ربیع الاول ۱۵۶ھ۔

دوسرا خانوادہ طیفوریہ:۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے جاری ہوا۔ وفات ۱۴؍شعبان ۲۶۱ھ۔

تیسرا خانوادہ:۔ حضرت معروف کرخی سے جاری ہوا۔ وفات ۲؍محرم ۲۰۰ھ۔

چوتھا خانوادہ سقطیہ:۔ حضرت خواجہ سری سقطی سے جاری ہوا۔ وفات ۲۵۳ھ۔

پانچواں خانوادہ جنیدیہ:۔ حضرت خواجہ جنید بغدادی سے جاری ہوا۔ وفات ۲۷؍رجب ۳۰۲ھ۔

چھٹا خانوادہ گاذرونیہ:۔ حضرت خواجہ بواسحاق گاذرونی سے جاری ہوا۔ وفات ۴۲۶ھ۔

ساتواں خانوادہ طوسیہ:۔ حضرت خواجہ ابوالفرح طوسی سے جاری ہوا۔ وفات ۴۴۷ھ۔

آٹھواں خانوادہ فردوسیہ:۔ حضرت شیخ نجیب الدین کبریٰ فردوس سے جاری ہوا۔ وفات

نواں خانوادہ سہروردیہ:۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے جاری ہوا۔ وفات ۶۲۲ھ میں ہوئی۔

حضرت حسن بصری کے خلیفہ خواجہ حبیب عجمی ہیں۔ خواجہ حبیب عجمی سے نو خانوادے دنیا میں پھیلے جن کے نام ہائے مبارک یہ ہیں۔

(۱) حبیبیہ (۲) طیفوریہ (۳) کرخیہ (۴) سقطیہ (۵) جنیدیہ (۶) گاذرونیہ (۷) طوسیہ (۸) فردوسیہ۔ سہروردیہ رضی اللہ عنہم۔ طیفوریہ سے سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا گروہ طبقات طیفوریہ مداریہ جاری وساری ہے۔ شیخ العرب والعجم سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہ سے پانچ

طریقہ جاری ہیں۔

(۱)جعفریہ مداریہ(۲) صدیقیہ مداریہ(۳) طیفوریہ مداریہ(۴) اویسیہ مداریہ(۵)مہدویہ مداریہ۔

آپ حضور پرنور سلطان العارفین حضرت سیدی بایزید پاک بسطامی کے خلیفہ نامور ہیں۔ بایزید پاک کی عرفیت طیفور شامی ہے۔اس لئے آپ کے خانوادے کوطیفوریہ کہتے ہیں آپ خلیفہ حضرت خواجہ حبیب عمی کے تھے اوروہ خلیفہ خواجہ حسن بصری کے اوروہ مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے۔اورآپ سرورکونین نبی اکرم احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح آپ کوسرکار مدینہ کے زمانے سے بہت زیادہ قرب ہے۔

سرکار بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا سلسلہ مداریہ بہت پرانا ہے۔ بڑے بڑے نامور بزرگوں نے آپ سے شرف بیعت، فائدہ واستفاضہ حاصل فرمایا ہے آپکا سلسلہ طیفوریہ، مداریہ یا صرف مداریہ یا طبقاتیہ مداریہ کہا جاتا ہے۔ جوقادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ اورسہروردیہ ان سب سے پہلے عالم ظہور میں آیا اوردنیا میں پھیلا ہوا ہے۔آپ کی آخری قیام گاہ مکن پور شریف ہے۔ عاشقان اولیاء کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔

شاہ وگدا۔ امیر وفقیر سبھی حاضر ہوکر مدعا پاتے ہیں اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے وزیر نعمت خاں اپنی کتاب وقائع نعمت خاں کے دیباچہ پر لکھتے ہیں کہ:

"بتوجہ قطب المدار ظفریاب شدن"

حضرت عالم گیر نے آپ کی توجہ سے فتح پائی اور والی ہندوستان ہوئے۔

عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رباعی پیش کی جو بہت مشہور ہے وہ یہ ہے:۔

بیا کہ اوج کمالات را ظہور این جاست
بیا کہ مرجع ہر قیصر وقصور ایں جاست
جنابِ اقدس شاہنشہ مدار جہاں
بپائے دیدہ بیاؤ بیں کہ نور ایں جاست

واقعات بے شمار ہیں، ایک دفتر نہیں کئی دفتر بھر جائیں اس ایک شعر پر بس کرتا ہوں۔

لگی ہے بھیڑ ترے کوچے میں ہزاروں کی
گدا گروں کی ہے گنتی نہ تاجداروں کی

فائدہ

ہر انسان مشرک وکافر مرتد ومنافق کا سلسلہ اپنے باپ دادا سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام سے ملتا ہے اس لئے کہ سارے انسان آپ کی اولاد سے ہیں مگر رشدی سلسلہ کسی سے نہیں ملتا ہے۔ رشدی سلسلہ مومن ومسلمان کا ہے جس کا اصالتاً تعلق سارے انبیاء سے اونیابتاً اولیاء اللہ سے ہے۔ رشدی سلسلہ سرکار مدینہ علیہ السلام پر ختم فرمادیا گیا ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ارشاد سرکار ہے۔ ”لا نبی بعدی“ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تقویٰ والے اولیاء اللہ ہیں

ان المتقین فی مقام آمین(سورہ دخان)

بلاشبہ تقویٰ والے امن وامان میں ہوں گے۔

ان المتقین فی جنت النعیم(طور)

بیشک تقویٰ والے باغوں اور نعمت میں ہوں گے۔

ان المتقین فی جنت وعیون.(ذاریات)

شک نہیں کہ تقویٰ والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

ان المتقین فی جنت ونهر.(قمر)

بلاشبہ تقویٰ والے باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔

ان المتقین فی ظلل وعیون.(مراسلات)

بلاشبہ تقویٰ والے سایوں میں اور چشموں میں ہوں گے۔

ان المتقین عند ربھم جنت.(ن)

یقیناً تقویٰ والوں کے لئے ان کے پروردگار کے پاس نعمت کے باغ ہیں۔

ان المتقین مفازا.(نبا)

بلاشبہ تقوی والوں کے لئے کامیابی ہے۔

ان المتقین لحسن مآب.(ص)

بلاشبہ تقوی والوں کے لئے بازگشت کی اچھائی ہے۔

والعاقبة للمتقین .(اعراف)

اور آخری انجام تقویٰ والوں کے لئے۔

والآخرة عند ربک للمتقین.(زخرف)

اورآخرت تیرے پروردگار کے نزدیک تقویٰ والوں کے لئے ہے۔

والعاقبة للتقوی.(طه)

اورانجام کارتقویٰ کے لئے ہے۔

ان اولیاء اللّٰہ الا المتقون.(انفال)

تقویٰ والے ہی خدا کے دوست ہیں۔

فان اللّٰہ یحب المتقین.(آل عمران)

تواللہ بیشک تقوی والوں کو پیار کرتا ہے۔

واللّٰہ ولی المتقین.(جاثیه)

اوراللہ تقویٰ والوں کادوست ہے۔

واعلموا ان اللّٰہ مع المتقین.(بقر)

جان لوکہ بے شک اللہ تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔

خدا فرما چکا قرآن کے اندر

میرے محبوب ہیں پیر وپیمبر

بغدادی خلیفہ

آپ کا نام سید جمال الدین ہے حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے بڑے نامور اور مشہور خلیفہ ہیں بغداد شریف سے آپ کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے اور ہمیشہ آپ کے ہمراہ رہے آپ اکثر شیر پر سوار ہوتے کالے سانپ کا ہاتھ میں کوڑا رکھتے تھے۔ایک مرتبہ قزوین وگیلان کے درمیان میدان

رود بار میں تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ سامنے آگئے حضرت سعدی آپ کو اس طرح سوار دیکھ کر گھبرا گئے اور ایساڈرے کہ آپ کا قدم آگے نہ بڑھا عمدۃ الکاملین حضرت سید جمال الدین رحمۃ اللہ آپ کواس حال میں دیکھ کر مسکرادیے اور اپنا مبارک ہاتھ منھ پر رکھ کر فرمایا اے سعدی جوتم دیکھ رہے ہو تعجب نہ کرو۔

اس واقعہ کو حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بوستاں کے پہلے باب میں لکھا ہے۔

اب تک آپ کے مزار مبارک پر شیر آتا ہے۔آپ کا آستانۂ مبارک جتی نگر صوبہ بہار میں ہے آپ کی کرامتیں بہت ہیں آپ کا مشہور نام جمن جنتی ہے اصل لفظ جان من جنتی ہے۔حضرت نے آپ کو جان من جنتی کہا تھا اور اسی نام سے یاد فرماتے تھے آج بھی یہ نام مشہور ہے۔حضرت مولانا جان من جنتی نے جن حضرات کو اجازت وخلافت سلسلۂ عالیہ مداریہ کی بخشی وہ سب کامل بزرگ ہیں ان حضرات کے نامہائے مبارک یہ ہیں۔

حضرت سید شاہ سلطان احمد سرہندیؒ، حضرت مولانا سید شاہ حسین بخاریؒ، حضرت مولانا مخدوم علاؤ الدینؒ، حضرت مولانا شاہ فخر الدین جمشید ولایتیؒ، حضرت مولانا سید شاہ رشید احمد گجراتیؒ، حضرت شاہ سدن سرمست گجراتیؒ، حضرت سید شاہ سلیمان ابدالؒ، حضرت سید شاہ کمال الدین احمد بہاریؒ، حضرت شیخ جمال الدین اودھیؒ، حضرت سید شاہ الہ داد آتشیؒ، حضرت شیخ رحمت اللہ، حضرت مولانا سید شاہ حسام الدین داناپوری، حضرت سید شاہ اسمعیلؒ، حضرت شیخ رسول بخشؒ، حضرت سید شاہ منصور بلخیؒ، حضرت شاہ محب اللہ گجراتی گوترکہ

شریف، حضرت سید شاہ احمد علی درائیؒ، حضرت شیخ کرم اللہ شاہؒ، حضرت شاہ دوست محمدؒ، حضرت شاہ مست علی عرف نہال شاہ ملنگؒ، حضرت سید شاہ قمر علی درویشؒ سب پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔

مولانا فخر الدین جمشیدؒ نے ان حضرات کو سلسلہ عالیہ مداریہ کی خلافت واجازت سے نوازا۔ حضرت شاہ مہر علی۔ حضرت شاہ چمن علی ولی۔ حضرت شاہ دیدار علی مست و مجذوب۔ حضرت شیخ سعد اللہ تمیمی۔ حضرت شاہ جان اللہ۔ حضرت شیخ امان اللہ۔ حضرت سید شاہ عطا بخش پشاوری۔ حضرت شاہ خوش حال ملنگ۔ حضرت شاہ روشن علی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سلطان احمد سرہندی

آپ نے حضرت شاہ روشن علی۔ حضرت شاہ ہزاری۔ حضرت شاہ بالا۔ حضرت شاہ غلام مصطفیٰ کو خلافت واجازت سلسلۂ عالیہ مداریہ کی بخشی۔

مخدوم علاؤ الدین

آپ نے بہادر شاہ ملنگ حضرت شیخ نور اللہ بصری کو خلافت واجازت دی۔

شاہ قرار بسوئی

آپ نے حضرت شیخ قیام الدین مصری اور حضرت سید شاہ اکمل الدین ثمرقندی کو خلافت دی۔

شان جان اللہ

آپ نے حضرت شاہ عبدالسبحان سرہندی کو اپنا خلیفہ بنایا۔

خوش حال ملنگ شاہ

آپ نے حضرت سید شاہ صفدر علی کو خلافت سلسلہ عالیہ مداریہ بخشی۔

شاہ سدن سرمست گجراتی

شاہ برکت اللہ اور شاہ بقاء اللہ آپ نے حضرت سید شاہ احکام علی بنگالی اور بابا مان دریائی کو خلافت سے نوازا۔

نوراللہ بصری

آپ نے شیخ امیر احمد سری صحرانی کو خلافت سلسلۂ مداریہ عطا کی۔

مولانا حسام الدین

آپ نے شاہ اسرار الدین اور شاہ احسان علی بریلوی شاہ مہتاب ملنگ مہتاب شاہ پنجابی شاہ انوار علی شاہ قربان علی سید شاہ احمد علی بسطامی کو خلافت سلسلۂ عالیہ مداریہ سے سرفراز فرمایا۔

مولانا رشید احمد سرہندی

آپ نے حضرت شاہ نجم الدین اور شاہ دیال کو سلسلہ عالیہ کی خلافت واجازت دی۔

شاہ کرم اللہ

آپ نے حضرت شیخ انتظام علی حیدر آبادی اور حضرت سید شاہ ہدایت علی اودھی کو سرکاری سلسلہ کی اجازت وخلافت دی۔

شاہ دیال ملنگ

آپ نے حضرت شاہ حیات اللہ زندانی چلہ کش کو خلافت سلسلہ مداریہ دی۔

شاہ حسین بخاری

آپ نے حضرت شیخ نور محمد ولایتی اور حضرت شاہ گلزار ملنگ اور حضرت سید شاہ صدیق علی کابلی اور حافظ احمد لاہوری اور حضرت سید شاہ شوکت علی اور حضرت ملا شاہ حسین افغانی کو خلافت واجازت بخشی۔

شاہ کمال الدین

آپ نے سید شاہ انوار علی مصری کو اور شاہ عبدالرحمٰن کو اور حضرت شاہ رحیم

علی کواجازت وخلافت دی۔

رحمت اللہ شاہ

آپ نے حضرت شیخ بنیاد علی اور حضرت شیخ اجمل کو خلافت دی۔

منصور بلخی

آپ نے حضرت سید مقصود علی اور حضرت شاہ خواجہ دریانوال کو اجازت و خلافت سلسلہ عالیہ مداریہ دی۔

احمد علی دُرّانی

آپ نے شاہ چیتن اور شاہ اکمل کو خلافت دی۔

شاہ جمال بہاری

آپ نے سید شاہ قاسم علی کو خلافت دی۔

شاہ قمر علی درویش

آپ نے سید شاہ مرتضیٰ مدنی کو خلافت واجازت سلسلہ مبارکہ مداریہ کی دی۔ حضرت سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ۲۷ گروہ نکلے ہیں جن کو دیوان گان کہتے ہیں۔

تورانی خلیفہ

ملک توران ایران سے دریائے جیحون کے اس طرف ہے۔ ایران کے عربی داں توران کو ماورا النہر کہتے ہیں یعنی نہر کے اس طرف۔ حضرت مولانا قاضی مطہر توران کے رہنے والے نہایت جلیل القدر عالم تھے۔ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے کالپی روڈ پر دریائے اینگر کے کنارے آپنے قیام فرمایا۔ آپ کے رہنے سے وہاں بستی آباد ہوگئی۔ بستی کا نام آپ نے ماوررکھا وہیں آپ کا مزار پاک ہے بڑے صاحب کشف وکرامت تھے۔ آپ سے گروہ عاشقان جاری ہے۔

پہلا گروہ امام تن۔ دوسرا سوختہ شاہی۔ تیرا کمر بستہ۔ چوتھا مکھا شاہی۔ پانچواں کلامی۔ چھتا آرامی۔ ساتواں کریم شاہی۔ آٹھواں گوپالی۔ نواں کمال قادری۔ دسواں لال شہبازی۔ گیارہواں سید شاہی۔ بارہواں عابد شاہی۔

مولانا سید قاضی مطہر نے جن حضرات کو سلسلہ عالیہ مداریہ کی خلافت واجازت دی وہ حضرات یہ ہیں۔

آپ نے قاضی سید عبدالحمید کو اپنا خلیفہ بنایا عبدالحمید صاحب نے شاہ راج دہلوی کو آپ نے سید شاہ عبدالواحد اودھی کو اور حضرت شاہ گوہر گوپال اور حضرت سید عبدالغفور جو بابا کپور کے نام سے مشہور ہیں۔ شہر گوالیار میں آپ کی خانقاہ اور مزار پاک موجود ہے۔ سید عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خاکی شاہ اور سید عبدالوہاب اور شاہ مکھا ولی دکنی اور شاہ عاقل محمد اور شاہ عماد علی اور شاہ عابد علی کو

خلافت واجازت سلسلہ عالیہ مداریہ سے نوازا۔ سید عبدالغفور کے خلیفہ سید عبدالوہاب نے سید شاہ عبدالہادی کو خلافت بخشی۔آپ کے دوسرے خلیفہ شاہ عاقل نے محمد حضرت شاہ ظہور محمد کو خلافت دی حضرت خاکی شاہ نے حضرت شاہ عبدالکریم کواپنا خلیفہ بنایا دوسرے خلیفہ مصباح الدین ہیں اس طرح سلسلہ بہ سلسلہ ہزاروں لاکھوں غلامان زندہ شاہ مدار ہندوستان وپاکستان کے گوشے گوشے میں موجود ہیں۔

آنکھ والا تری رفعت کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

بخاری خلیفہ

حضرت سید محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ کا وطن بخارا تھا۔آپ ذی قعدہ کے مہینہ میں جمعہ کے دن ۷۲۵ھ میں پیدا ہوئے آپ کے والد بہت پرہیز گار اور خدارسیدہ بزرگ تھے۔

پیر سید محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے اچھے اور سچے تھے پانچ سال کی عمر شریف سے علم دین پڑھنے بیٹھے چند سال میں آپ بہت بلند پایہ عالم دین بن گئے ۲۵ سال کی عمر شریف ہوئی تو آپ کے والد نے انتقال فرمایا۔اب گھر کی ذمہ داری کا بوجھ آپ پر آ گیا آپ کے والد صاحب کے پاس ساز وسامان اور کافی جائداد تھی نہایت آرام سے اپنی زندگی گذار سکتے تھے لیکن آپ نے اپنی زندگی بالکل فقیرانہ رکھی زیادہ وقت عبادت میں گذرتا آپ اکثر خواجہ محمد عارف کے مزار مبارک پر پہونچتے اور وہاں کئی کئی ہفتے ٹھہرتے

صاحب مزار کی روحانی توجہ سے آپ کا دل دنیا کی طرف سے ہٹ گیا۔ ایک مرتبہ رات کو آپ مزار مبارک پر سر جھکائے بیٹھے تھے کہ ا[illegible] خواجہ محمد عارف کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا کہ اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھو شہر بخارا میں حضرت قطب المدار تشریف لائیں گے تم ان کی خدمت میں حاضر ہونا ان کے ذریعہ تمہیں بہت کچھ ملے گا۔ یہ بشارت پا کر آپ اس وقت کا انتظار کرنے لگے آخر وہ مبارک وقت آیا کہ سرکار زندہ شاہ مدار بخارا پہونچے ادھر آپ کو اطلاع ہوئی نہایت ذوق وشوق سے آکر ملاقات کی اور ادب سے ایک طرف بیٹھ گئے اللہ تعالیٰ نے دل کی مراد پوری فرمائی گھر دبار خدا کے سپرد کر کے آپ کی خدمت میں رہنے لگے۔ آپ کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔ سرکار کے وصال کے بعد آپ نے پورب کی طرف بلرام پور کے قریب قیام فرمایا اس وقت وہاں جنگل تھا مگر اب آپ کے قدموں کی برکت سے وہ جنگل رشکِ چمن ہے آپ کا مزارِ مبارک وہیں ہے۔ بہت بڑی خانقاہ بنی ہوئی ہے۔ آپ کا عرس شریف بقرعید میں ہوتا ہے۔ یہ ہیں سرکار زندہ شاہ مدار کے بخاری خلیفہ جن کے ایمان وعمل کی چاندنی، اڑیسہ، بنگال اور اطراف وجوانب میں پھیلی ہوئی ہے۔

چلو آستانہ پیر حنیف!
کھلا دربار ہے فیضِ لطیف

شاہِ دانا

آپ کا نام جلال الدین اور وطن بخارا تھا آپ بھی حضرت کے ساتھ

ہندوستان تشریف لائے آپ نے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاری تقویٰ اور پرہیز گاری میں بے مثل تھے آپ کی ہوش مندی اور سمجھ داری کو دیکھ کر حضرت نے ایک مرتبہ داتا فرمادیا اسی دن سے آپ نے اپنا نام داناہی پسند فرمایا اسی مبارک نام سے آج بھی مشہور ہیں۔ شہر بانس بریلی پرانا شہر میں لب سڑک آپ کی خانقاہ اور مزار پاک زیارت گاہ ہے۔ عرس شریف نہایت اہتمام سے ہوتا ہے۔

بہت پرکیف یہ آستانہ ہے
غریبوں کا دستگیر شاہ دانہ ہے

شہر گوالیار میں عرصہ تک آپ نے قیام فرمایا اور تبلیغ دین فرماتے رہے آج بھی آپ کے نام سے منسوب ایک مسجد ہے جس کو دانا والی مسجد کہا جاتا ہے۔ شہر میں ایک محلّہ ہے جس کو دانا ولی محلّہ کہتے ہیں آپ خالص مداری اور سرکار قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔

قاضی سید محمودؒ

آپ سادات بنی فاطمہ کے چشم و چراغ قاضی شرع قصبۂ کشور کے رئیس تھے۔ حضرت زندہ شاہ مدار جب کنتور پہونچے آپ نے اول وقت اپنے ہمراہیوں کے ساتھ نماز ظہر ادا فرمائی۔ قاضی صاحب جب اپنے وقت پر آئے اور نماز باجماعت ادا کی آپ کو نماز میں شریک نہ پا کر بعد نماز آپ سے بات چیت شروع کردی۔ بہت کچھ گفتگو کے بعد آپ نے فرمایا کہ قاضی تم نے قرآن نہیں پڑھا۔ قاضی صاحب بولے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں قرآن سے علیحدہ کوئی

بات نہیں ہے۔آپ نے فرمایا قرآن پاک لاؤ۔آپ نے قرآن شریف منگائی جب آپ ہاتھ میں لے کر بیٹھے۔حضرت نے فرمایا۔ پڑھو۔آپ نے قرآن پاک کھولا۔سادہ ورق نظر آئے تو بہت تعجب ہوا۔سر جھکے کا جھکا رہ گیا ادب سے پوچھا حضرت آپ کا نام کیا ہے آپ نے فرمایا: بدیع الدین

آپ کا نام مبارک سن کر چونک پڑے۔ اپنی جرأت کی معافی چاہی۔اس لئے کہ قاضی سید محمود صاحب اپنے والد محترم کے پیر حضرت شیخ فتح اللہ شطارؒ سے سن چکے تھے۔آپ نے فرمایا تھا کہ محمود اس بستی میں ایک مرتبہ حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ تشریف لائیں گے۔آپ کا نام بدیع الدین ہوگا۔تمہارا حصہ ان کے پاس ہے۔اب قاضی صاحب کا حال کچھ اور ہی تھا خوشی کی انتہا نہ تھی اپنے مقدر پر ناز فرمانے لگے۔حضرت کے ارادت مند ہو گئے۔ حلقۂ مریدین میں شامل ہوئے۔

آپ کے اولاد نہیں تھی۔ایک مرتبہ حضرت سے اپنی دلی آرزو ظاہر کی۔ آپ نے اولاد ہونے کی بشارت دی۔حضرت سید شاہ ابوالحسن پیدا ہوئے۔میٹھے مدار کے نام سے مشہور ہیں۔

قاضی سید محمودؒ سے گروہ طالبان جاری ہوا پہلا گروہ فخری دوسرا گروہ حمیدی۔تیسرا گروہ محمودی چوتھا گروہ عطاء اللہ شاہی پانچواں بدیعی۔ چھٹا احمدی۔ ساتواں دین اللہ شاہی ان ہفت گروہ کے اولیاء ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ قاضی صاحب سرکار زندہ شاہ مدار کے محبوب ترین خلیفہ ہیں۔مزار شریف کنتور میں ہے۔

اصفہانی خلیفہ

حضرت مولانا حسام الدین سلامتی رحمۃ اللہ علیہ اصفہان کے رہنے والے تھے۔محمد ابراہیم شرقی کے دور میں جونپور پہونچے آپ کی قابلیت کو دیکھ کر بادشاہ نے اپنے مقربین میں جگہ دی۔انہیں ایام میں حضرت زندہ شاہ مدار جونپور تشریف لائے بادشاہ نے اپنے عمائدین سلطنت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ شہر کے ہزارہا باشندگان کا ہجوم تھا ایک مناسب جگہ پر بادشاہ نے آپ کا قیام کرایا تمام حضرات زیارت کے لئے بیتاب تھے۔چند لمحہ توقف کے بعد آپ قیام گاہ سے باہر تشریف لے آئے اور پورے مجمع سے خطاب فرمایا۔

حاضرین آپ کا وعظ سن کر بہت مسرور وخوش ہوئے عرصہ تک آپ کا قیام جونپور میں رہا مخلوق خدا آپ سے فائدہ پاتی رہی۔ حضرت مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی نگاہِ کرم سے بہت جلد منزل عروج پر پہونچے۔ حضرت نے آپ کو اپنے خلفا میں داخل فرمایا۔آپ سلسلہ عالیہ مداریہ کے صاحب مجاز اور ممتاز بزرگ تھے آپ سے سلسلہ حسامیہ جاری ہے۔مزار مبارک جونپور میں ہے۔

شیخ محمد لاہوری

آپ شہر لاہور کے رہنے والے عالم وحافظ اور واعظ قوم تھے۔حج کرنے کے لئے لاہور سے چلے راستہ میں معلوم ہوا کہ ایک خدارسیدہ بزرگ گجرات میں قیام فرما ہیں۔آپ ملاقات کے لئے گجرات پہونچے۔حضرت نے اپنے چہرۂ

مبارک سے نقاب ہٹایا شیخ محمد ہزار جان سے عاشق ہو گئے۔ آپ کی خدمت میں رہ گئے اور اپنا سارا مال اور سامان سفر خدا کی راہ میں خیرات کر دیا۔ لیکن زیارت حرمین کی آرزو دل میں موجود تھی رہ رہ کر یاد آتی۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: میرا طواف کرلو حج ہو جائے گا۔ دل میں آرزو موجود ہی تھی۔ حکم پاتے ہی فوراً طواف میں مصروف ہو گئے۔ حالت طواف میں دیکھا کہ حضرت کے بجائے کعبۃ اللہ ہے میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ شیخ محمد پر انتہائی رقت و کیف و بیخودی طاری تھی مستانہ وار طواف فرما رہے تھے طواف کے بعد دیکھا کہ حضرت کی خدمت میں موجود ہیں۔

اس واقعہ کے بعد شیخ صاحب کے دل میں کئی بار خیال آیا کہ خدا جانے میرا حج ہوا یا نہیں۔ حضرت زندہ شاہ مدار نے آپ کے اس خطرہ کو محسوس کیا دوبارہ ایام حج سے پہلے فرمایا شیخ محمد یہاں آؤ آپ حاضر ہوئے آپ نے شیخ محمد کی آنکھوں پر دست کرم رکھ کر ہٹا لیا۔ شیخ محمد نے اپنے کو حجاز میں پایا۔ کان میں آواز آئی۔ اے شیخ جب تک حج نہ ہو جائے یہیں رہنا چنانچہ آپ پورے پانچ ماہ یا اکیس ہفتہ حجاز شریف میں رہے جب بقر عید کا مہینہ اور مہینہ کی وہ مبارک تاریخیں آئیں جن میں حج کیا جاتا ہے آپ نے نہایت خلوص ذوق و شوق سے حج ادا کیا۔ جب حج ہو گیا تو آپ نے اپنے کو حضرت زندہ شاہ مدار کی صحبت پاک میں پایا۔

دیکھتے ہیں کہ وہی وقت ہے وہی حضرات ہیں اسی جگہ پر قیام ہے مگر اب آپ کے دل میں وہ پہلا خطرہ نہ تھا۔ یہ اطمینان ہو گیا کہ میرا حج ادا ہو گیا اور آپ سمجھ گئے کہ یہ حضرت کے تصرف خداداد کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ شیخ

محمد لاہوری حضرت زندہ شاہ مدار کے بزرگ ترین خلیفہ تھے۔ آپ سے سلسلہ محمدیہ جاری ہے۔

مَلِکُ العلماء

حضرت مولانا قاضی شہاب الدین بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی میں تالاب کے کنارے آرام فرما ہیں۔ نہایت دیندار باخدا اور صاحب علم وعرفان تھے آپ حضرت زندہ شاہ مدار کے محبوب ومقبول خلیفہ ہیں۔

ایک مرتبہ آپ بڑا گاؤں سے مکن پور شریف حضرت کی خدمت میں آرہے تھے جب آپ لکھنؤ پہونچے تو کئی مصیبت زدہ حضرات نے اپنی عرضیاں قاضی صاحب کے ذریعہ حضرت کی خدمت میں بھیجیں۔ تاکہ حضرت کی دعا سے اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے جب قاضی صاحب حضرت کی خدمت میں پہونچے تو حضرات لکھنؤ کی عرضیاں پیش کیں۔ آپ نے اپنی جائے نماز دے کر قاضی صاحب سے فرمایا لکھنؤ میں فلاں جگہ مینا نام کے ایک صاحب زادے ہیں اس وقت ان کی عمر ۱۳ سال ہے انہیں تلاش کر کے میری یہ جانماز دینا اور کہنا کہ ان دردمندوں کی عرضیاں لے کر ان کے لئے دعا کریں۔ قاضی صاحب جب لکھنؤ پہونچے تو آپ کے بتائے ہوئے پتہ پر حضرت مینا رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملے۔ جب ملاقات ہوئی تو قاضی صاحب نے جانماز دی عرضیاں دیں اس کے بعد سرکار زندہ شاہ مدار کا ارشاد گرامی بتایا۔

حضرت مینا رحمۃ اللہ علیہ نے وضو فرمایا۔ اس کے بعد مصلی اپنے سر مبارک پر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اس طرح عرض کیا۔ یا الٰہی

صاحب مصطفیٰ کے طفیل ان دردمندوں پر رحم فرما ان کی مصیبت دور فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ اور سب کے سب اچھے ہو گئے اس واقعہ سے آپ کی بزرگی شہر لکھنؤ میں مشہور ہو گئی۔

بعض جاہلوں نے ایک جھوٹا قصہ گڑھ لیا وہ یہ ہے کہ جب حضرت زندہ شاہ مدار لکھنؤ پہنچے تو شیر پر سوار تھے اور حضرت مینا دیوار پر حضرت مینا نے آپ کا استقبال کیا۔ اور دیوار سے کہا۔ چل۔ دیوار چلی۔ دونوں بزرگوں نے مصافحہ کیا رات میں حضرت زندہ شاہ مدار نے وہیں قیام فرمایا۔ حضرت مینا کی جہاں گائے بندھتی تھی وہیں شیر کو بند کر دیا رات میں گائے نے حضرت کے شیر کو کھالیا۔ صبح دیکھا گیا تو شیر نہیں ملا۔ یہ واقعہ بالکل جھوٹ ہے آپ شیر پر سوار نہیں ہوتے تھے نہ آپ لکھنؤ میں حضرت مینا سے ملے۔ عمر شریف کے آخری دور میں مکن پور تشریف لائے اس کے بعد کہیں نہیں گئے۔ چند سال میں آپ کا وصال ہو گیا سن وصال ۸۳۸ھ یوم جمعہ ۱۷ر جمادی الاول ہے۔

سرکار زندہ شاہ مدار کے خلفاء ہندوستان میں بہت کثرت سے ہیں جو دوسرے ملکوں سے آپ کے ہمراہ ہندوستان آئے۔ بغدادی تورانی اصفہانی، ایرانی، خراسانی، بخاری خلفاء اور ہندوستانی خلفاء موجود ہیں۔

حضرت میران حیات بابا آپ کے مشہور خلیفہ ہیں قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ سے آٹھ میل کے فاصلے پر کلھوا بن درگاہ کے نام سے ایک جگہ ہے جہاں پر حضرت میراں حیات بابا قدس سرہ کا چلہ مبارک ہے۔

مخدوم الملک حضرت مولانا سید اجمل بہرائچی کو آپ سے شرف خلافت حاصل ہے سلسلہ اجملیہ میں ہزارہا بزرگان دین موجود ہیں جن کو مولانا سید شاہ

اجملؒ کے ذریعہ نسبت مداری پہونچی ہے سلسلۂ عالیہ مداریہ میں بے شمار اولیاء اللہ ہیں جن کو قلم بند کرنا دشوار ہے جن کے مزارات ہندوستان و پاکستان میں بکثرت موجود ہیں ان میں سے مختصر حضرات کی تاریخ وصال اور جائے قیام یہ ہیں۔

حضرت شاہ حسن مداری وصال ۷؍شعبان ۸۸۹ھ

حضرت شاہ قادر علی ستار مداری، چین پور علاقہ بھوپال، وصال ۱۲؍ربیع الاوّل ۱۲۷۰ھ

حضرت مولانا حسام الدین سلامتی مداری شہر جونپور، وصال ۸۴۰ھ

حضرت مولانا وجیہ الدین مداری گجرات، وصال ۲۸؍صفر ۹۹۸ھ

حضرت شاہ کرم اللہ مداری منڈوا، وصال ۱۱؍رمضان ۱۰۰۴ھ

حضرت مولانا قاضی محمود مداری کنتور، وصال ۶؍ربیع الاوّل ۹۴۴ھ

حضرت شاہ چاند مداری بھٹنڈا پنجاب، وصال ۲۷؍صفر ۱۱۰۶ھ

حضرت شاہ قربان علی مداری، امام نگر، وصال ۲۸؍ذی الحجہ ۱۱۷۹ھ

حضرت شاہ ولایت علی مداری میوات، وصال ۴؍شعبان ۱۲۹۰ھ

حضرت سید شاہ محمد مراد مداری حسن پور بارہ، وصال ۱۱؍رجب ۱۱۰۱ھ

حضرت شاہ دائم مداری حسن پور بارہ، وصال ۷؍ذی الحجہ ۱۱۵۵ھ

حضرت شاہ جمعیت مداری حسن پور بارہ، وصال ۸؍محرم ۱۱۸۰ھ

حضرت سید جمعہ شاہ مداری حسن پور بارہ، وصال ۲۲؍ربیع الاوّل ۱۲۵۰ھ

حضرت شاہ پیر علی مداری حسن پور بارہ، وصال ۱۶؍ذی الحجہ ۱۲۰۱ھ

حضرت خواجہ بخش شاہ صلوتری حسن پور بارہ، وصال ۱۳؍شعبان ۱۲۴۰ھ

حضرت شاہ بہار علی صلوتری حسن پور بارہ، وصال ۲؍شوال ۱۲۶۸ھ

حضرت سید شاہ ظہور عباس شاہ میاں کاس گنج، وصال ۱۲؍شعبان ۱۲۹۰ھ

حضرت مولانا ابوالحسن میٹھے مدار کنتور شریف، وصال ۶ر محرم ۹۴۲ھ

حضرت مولانا سید فخر الدین مداری جونپور، وصال، ۶ر محرم ۹۴۴ھ

حضرت شیخ کمال الدین مداری منڈوا، وصال، ۳۰ر شوال ۹۷۳ھ

حضرت سید شاہ کامل بخاری مداری، شہر لاہور، وصال ۱۰۵۰ھ

حضرت سید داؤد جلال مداری اکبر آبادی، وصال ۱۷ر ذی الحجہ ۱۰۱۲ھ

حضرت سید شاہ دانیال مداری شہر بنارس، وصال، ۱۰۹۵ھ

حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ مداری کنتور، وصال، ۱۹ ذی قعدہ ۱۱۰۰ھ

حضرت سید شاہ غلام بدیع الدین مداری نانڈیر، وصال، ۱۱۶۱ھ

حضرت سید اسد علی مداری انہونا، وصال، ۱۳ر ذی الحجہ ۱۱۸۹ھ

حضرت شاہ ابو یونس ابدال مداری، لودھی پور، وصال ۴ر شعبان ۱۱۹۶ھ

حضرت سید حسین مداری سرہند، وصال، ۹ر صفر ۹۵۰ھ

حضرت سید شاہ محمد مداری لکھنو وصال ۷ر ربیع الاوّل ۹۵۹ھ

حضرت شیخ سیف اللہ مداری اودھ وصال ۲۸ر صفر ۹۲۴ھ

حضرت شیخ شمس الدین مداری پنجاب، وصال ۷ر صفر ۹۳۰ھ

حضرت شیخ بدر الدین مداری گجرات، وصال ۱۷ر ذیقعدہ، ۹۵۰ھ

حضرت شاہ واصل باللہ مداری فخر پور، وصال ۲۸ر محرم ۹۲۸ھ

حضرت شاہ بشیر الدین مداری شہر اندور، وصال ۶ر محرم ۱۲۴۴ھ

حضرت سید شاہ صفدر علی مداری بلاد عرب، وصال ۲۹ر ربیع الاوّل ۱۲۵۶ھ

حضرت شاہ نعمت اللہ مداری ڈھولا گڑھ، وصال ۱۲۶۴ھ

حضرت شاہ شہاب الدین مداری چلہ کش، شریک پور، وصال ۲۲ر صفر ۱۲۴۵ھ

حضرت شاہ سلیمان شاہ مداری مرشد آباد، وصال ۱۷ر محرم ۱۲۳۸ھ

حضرت محمد امجد علی مداری شیخ پورہ، وصال، ۹ر ذیقعدہ، ۱۱۶۶ھ

حضرت شاہ وحید الدین مداری حسن پور، وصال ۱۰۴۰ھ

حضرت شاہ ابو علی مداری گجرات، وصال ۳ر شعبان ۱۱۴۸ھ

حضرت سید احمد شاہ مداری دہلی، وصال، ۱۸ر ذی الحجہ ۱۱۶۵ھ

حضرت شاہ رفیع الدین مداری صدر پور وصال، ۷ر ربیع الاوّل ۱۱۷۹ھ

حضرت شاہ وحید الدین مداری، محمد پور، وصال، ۳ر ذی الحجہ ۱۲۸۴ھ

حضرت شاہ حیات اللہ مداری دہلی، وصال، ۸ر شعبان ۹۳۹ھ

حضرت شاہ حامد مداری حیدر آباد دکن، وصال، ۱۱ر ذیقعدہ ۹۶۴ھ

حضرت شاہ ابو یوسف مداری بندر کیماچ، وصال یکم صفر ۱۰۳۳ھ

حضرت مولانا سید جمال الدین جان من جنتی نگر، وصال ۲۷ر ربیع الاوّل ۱۹۵۱ء

حضرت مولانا سید شاہ فخر الدین مداری جمشید پور اکبر آباد، وصال ۱۷ر ذیقعدہ ۱۹۷۰ء

حضرت بابا مان دریائی مداری شہر بڑودہ، وصال، ۲۳ر ربیع الثانی، ۱۰۱۲ھ

حضرت شاہ اجل مداری، شہر الہ آباد، وصال، ۳ر ۱۲۵۳ھ

حضرت قلندر شاہ قریشی مداری الہ آباد، وصال، ۳ر ۱۲۵۳ھ

حضرت شاہ شیخ مظہر مداری جونپور، وصال ۲۵ر ربیع الآخر ۱۱۳ھ

حضرت شاہ عبد الغفور بابا کپور شہر گوالیار، وصال ۱۲ر ذیقعدہ، ۹۸۵ھ

حضرت سید شاہ میر احسن حاجی لاغر مست مداری قصبہ سرشتہ پنجاب، وصال ۳ر محرم ۱۰۴۷ھ

حضرت میر شمس الدین حسن عرب مداری گوجے پور، وصال ۱۲ر ربیع الاوّل ۸۵۰ھ

حضرت میر رکن الدین حسن عرب مداری گوجے پور، وصال، ۳۰ر رمضان ۸۶۰ھ

حضرت شاہ خواجہ محمد مداری شہر احمد آباد، وصال ۲۹ ربیع الاوّل ۱۰۴۱ھ

حضرت سید احمد بغدادی مداری، وصال ۲۵ ذی الحجہ ۹۲۷ھ

حضرت نہال شاہ کمال شاہ شہر اجین، مدار گیٹ، وصال ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۷۸ھ

حضرت غرب شاہ شہر رتلام شیرانی پورہ، وصال ۹۹۲ھ

عمل خیر

وافعلو الخیر لعلکم تفلحون

سرکار مدینہ کے زمانہ سے اب تک مسلمان اپنے بزرگوں اور عزیز واقارب کے لئے ایصال ثواب کرتے چلے آرہے ہیں۔ مصیبت وتکلیف دکھ درد میں انبیا واولیا سے استغاثہ وفریاد کرتے ہیں۔ انہیں پکارتے ہیں ان کے درباروں میں حاضر ہوتے ہیں اپنی حیثیت کے مطابق نذر ونیاز کرتے ہیں جو بلاشبہ جائز ودرست ہے۔

مزارات کی نذر کے مستحق ان مزارات کے خدام ہیں نقد وجنس کی قسم سے جو کچھ درگاہوں پر پیش کیا جاتا ہے اس کا نام عرف عام میں نذر ونیاز پڑ گیا ہے۔ یہ صورت جائز مباح اور صدقۂ نافلہ ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ کھانا کھلانا قرآن پاک پڑھنا یا پڑھوانا عمل خیر ہے۔ عمل خیر کے لئے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

وافعلو الخیر لعلکم تفلحون

عمل خیر کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

اس کے علاوہ انبیاء کرام اور اولیائے عظام کو دربار خداوندی میں وسیلہ بنانا۔ اور شدائد وآلام میں میں ان کو پکارنا مثلاً یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا زندہ شاہ مدار

یا جان من جنتی کہنا شرعاً جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نزدیک و دور سے پکارنا نہ شرک ہے نہ حرام ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل مدینہ کے قبرستان سے گذرے تو اہل قبول کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ فرمایا۔

السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللّٰہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر. (ترمذی شریف)

اے قبر والوتم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے بعد میں آنے والے۔

اس حدیث سے ثابت ہے کہ خود پیغمبر اسلام نبی محترم نے غیر اللہ کو پکارا اور یا کہہ کر پکارا ہے اگر اللہ کے سوا دوسروں کا پکارنا شرک وحرام ہوتا تو اللہ کے نبی کیوں پکارتے۔ غیر اللہ کو پکارنا سنت رسول ہے۔ اور مسلمان کے لئے ہر سنت پر عمل کرنا باعث اجر وثواب ہے۔

دلوائی جس نے فاتحہ رزق حلال پر
برکت کی بارشیں ہوئیں بس اس کے مال پر
رحمت خدا کی ہوگئی بس اس کے حال پر
ہر وقت فتح پاتا ہے امر محال پر
درگاہ پر وہ سائلوں کے ازدہام ہیں
خالق کے گھر کے آپ مدار المہام ہیں

شجرۂ عالیہ مداریہ مقتدریہ

جو رسالہ آستانہ دہلی میں اگست ۱۹۵۵ء کو شائع ہوا تھا

الٰہی مصطفیٰ سلطان موجودات کا صدقہ
علی مشکل کشا قبلہ حاجات کا صدقہ
امین الدین وعبدالاول ذیجاہ کا صدقہ
امام اولیائے شام عبداللہ کا صدقہ
بحق حضرت قطب المدار شیخ بانکپن
مدارالاولیاء واتقیاسید بدیع الدین
عطا کر نور ایماں نور عرفاں ہر مسلماں کو
منو رر کھ سدا نور مبیں سے بزم امکاں کو
وسیلہ سید اجمل واسطہ سید مبارک کا
جلال عبد قادر سے دِل اہل صفا چمکا

بحق شیخ قطب الدین با نوار قیام الدین
عطا کر ہم غریبوں بیکسوں کی روح کو تسکیں

جمال اولیاء کے چہرۂ پرانوار کا صدقہ
دکھا جلوہ ہمیں سید محمد وسید احمد کا

وسیلہ شاہ فضل اللہ کے فضل فراواں کا
تصدق صاحب ابوالبرکات کی برکات وعرفاں کا

پئے آل محمد از برائے سید حمزہ
دکھا اہل محبت کو رسول اللہ کا روضہ

بحق آل احمد شمس دیں اچھے میاں یارب
بدیع الدین والملت کا شیدائی بنا یارب

الٰہی عین حق عبدالمجید پاک کا صدقہ
شہ فضل رسول صاحب لولاک کا صدقہ

بحق مظہر حق شاہ عبدالقادر ثانی
دکھا یا رب رسولِ پاک کا دربار نورانی

پئے مولانا عبدالمقتدر محبوب حق یا رب
کرم سے اپنے پورے کر ہمارے نیک مقصد یارب

ہمیں اسلام کی الفت ہمیں ایمان کامل دے
ہو جس دل میں ولائے اولیاء اللہ وہ دل دے

شہید ملت حق عبد ماجد کے تصدق سے
مداری قادری چشتی مشائخ کی محبت دے
شہ عبدالقدیر با صفا کا فیض جاری رکھ
جہان فقر میں قائم الٰہی دین داری رکھ
مسلماں کو ذوق معرفت یا رب عطا فرما
شریعت پر طریقت پر ہر اک مسلم کو رکھ شیدا
رہے جنت بکف قطب المدار پاک کا شجرہ
پھلے پھولے مدار سید لولاک کا شجرہ
رہے نام اولیاء اللہ کا روشن زمانہ میں
خدا والوں کی دیکھے شاں دنیا آستانہ میں
ضیاءؔ سوئے مدینہ کاش پھر یارب روانہ ہو
سر شوریدہ وقف سنگ باب آستانہ ہو

☆

کتاب سیدالاقطاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں
براہ کرم بلا اجازت کوئی صاحب طبع نہ کرائیں۔
مؤلف کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔

ناشر

پیرزادہ سید محمد ارغون میاں
سجادہ نشین آستانہ
عالیہ مداریہ مکنپور شریف
ضلع کانپور

کتاب

سیدالاقطاب

اس پتہ پر طلب کریں

پیرزادہ سید محمد ارغون میاں سبطینی مداری

پیرزادہ سید محمد میاں سبطینی مداری

صاحب زادہ سید منشی میاں سبطینی مداری

سید محمد لاریب دانش سبطینی مداری

مکن پور شریف ڈاکخانہ خاص، ضلع کانپور یوپی

دم مدار بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

Downloaded By Madaarimedia.Com

AL MADAR OFFSET KANPUR -

9616584408